

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الاحزاب

وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُفْتَحْ لَهَا اُجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾
لِيَسَاءَ النَّبِيُّ لِسِتْنٍ كَاٰحِدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنْ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِيْ قَلْبِهِ مَرَضٌ وَّ

قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٣٢﴾ آیت 31-32

آیات ۳۲ تا ۳۴

خواتین کے لیے ہدایات

اے نبی کی ازواج! تم نہیں ہو عورتوں میں سے کسی اور کی طرح	لِيَسَاءَ النَّبِيُّ لِسِتْنٍ كَاٰحِدٍ مِّنَ النِّسَاءِ
اگر تم پر ہیزگاری اختیار کرو	اِنْ اتَّقَيْتُنَّ
تو نرم لہجہ نہ رکھو بات کرنے میں	فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ
پھر کہیں لالچ کر بیٹھے وہ کہ جس کے دل میں بیماری ہے	فَيَطْمَعَ الَّذِي فِيْ قَلْبِهِ مَرَضٌ
اور کہو بھلی بات۔	وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٣٢﴾
اور ٹھہری رہو اپنے گھروں میں	وَقَرْنَ فِيْ بُيُوتِكُنَّ

اور نمائش نہ کرتی پھر وزینت کی جیسا کہ نمائش کرنا تھا سابقہ جاہلیت میں	وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى
اور قائم کرو نماز	وَاقِمْنَ الصَّلَاةَ
اور دوز کوۃ	وَاتِينَ الزَّكَاةَ
اور کہنا مانو اللہ اور اُس کے رسولؐ کا	وَاطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
بے شک یہی چاہتا ہے اللہ کہ دور کر دے تم سے گندگی اے نبیؐ کے گھر والو!	إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ
اور پاک کر دے تمہیں خوب اچھی طرح۔	وَيُطَهِّرَكُمُ تَطْهِيرًا ۳۲
اور یاد رکھو وہ جو بھی تلاوت کیا جاتا ہے تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات میں سے	وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
اور حکمت میں سے	وَالْحِكْمَةِ
بے شک اللہ بہت باریک بین خوب باخبر ہے۔	إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۳۳

ان آیات میں ازواجِ مطہرات کو اُن کا خصوصی مقام یاد دلا کر اہم ہدایات دی جا رہی ہیں۔ ازواجِ مطہرات امت کی تمام خواتین کے لیے ایک نمونہ ہیں لہذا اُن کے توسط سے یہ ہدایات تمام مسلمان خواتین کے لیے ہیں۔ یہ ہدایات درج ذیل ہیں :

i۔ نامحرم سے گفتگو کی ضرورت پڑ جائے تو لہجہ میں نرمی سے اجتناب کیا جائے اور صرف وہی بات کی جائے جو ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ لہجہ کی نرمی سے کسی کا دل خاتون کی طرف مائل ہو جائے۔

ii۔ پورے وقار کے ساتھ گھر کی چار دیواری میں رہا جائے اور انتہائی ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلا جائے۔

iii۔ باہر نکلنے کی صورت میں شرم و حیا اور پردے کا پورا اہتمام کیا جائے اور دورِ جاہلیت کی طرح زیب و زینت کی نمائش نہ کی جائے۔

iv۔ باقاعدگی سے نماز ادا کی جائے۔

v۔ شرعی قواعد و ضوابط کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے۔

vi۔ زندگی کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے۔

vii۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات اور ان سے حاصل ہونے والی حکمت و دانائی کو یاد رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

آیت ۳۵

مردوں اور عورتوں کے لیے دس پسندیدہ اوصاف

بے شک فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں	إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
اور مومن مرد اور مومن عورتیں	وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اور تابع دار مرد اور تابع دار عورتیں	وَالْقَنَاتِ وَالْقَنَاتِ
اور سچے مرد اور سچی عورتیں	وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ
اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں	وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ
اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں	وَالْخُشَعِينَ وَالْخُشَعَاتِ
اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں	وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ
روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں	وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ

اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں	وَالْحَفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَفِظَاتِ
اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں	وَالذَّكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّكِرَاتِ
تیار کر رکھی ہے اللہ نے اُن کے لئے بخشش اور بہت شاندار بدلہ۔	اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيمًا ﴿۲۵﴾

اس آیت میں مردوں اور خواتین کے لیے دس پسندیدہ اوصاف کا بیان ہے:

- i۔ شریعت کے ہر حکم کے سامنے پوری رضا اور رغبت سے سر جھکا دینا۔
 - ii۔ دل کی گہرائی سے نبی اکرم ﷺ سے ملنے والی تمام تعلیمات پر ایمان لانا۔
 - iii۔ عاجزی سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکامات کی تابعداری کرنا۔
 - iv۔ نہ صرف قول بلکہ پورے کردار سے سچائی کی مثال قائم کرنا۔ جھوٹ، فریب، خیانت، دھوکہ دہی، وعدہ خلافی اور ریاکاری سے بچنا۔
 - v۔ ذاتی عمل میں استقامت، حق کی راہ کی مشکلات اور حادثات پر صبر و رضا کا مظاہرہ کرنا۔
 - vi۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کیے رہنا اور تکبر و غرور سے بچنا۔
 - vii۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زکوٰۃ دینا اور نفلی صدقہ و خیرات کرتے رہنا۔
 - viii۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے نہ صرف فرض بلکہ نفلی روزے بھی رکھنا۔
 - ix۔ اپنے ستر، عصمت اور عفت کی حفاظت کرنا اور جنسی اعتبار سے پاکیزگی کا اہتمام کرنا۔
 - x۔ دل میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا اور زبان پر کثرت سے اُس کے ذکر کو جاری رکھنا۔
- آیت کے آخر میں مذکورہ بالا اوصاف کے حاملین کو گناہوں کی بخشش اور نیکیوں پر شاندار اجر کی بشارت دی گئی ہے۔ مولانا

مودودی ان اوصاف کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس آیت میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل قدر و قیمت کن اوصاف کی ہے۔ یہ اسلام کی بنیادی قدریں Basic (values) ہیں جنہیں ایک فقرے کے اندر سمیٹ دیا گیا ہے۔ ان قدروں کے لحاظ سے مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ عمل کے لحاظ سے تو بلاشبہ دونوں صنفوں کا دائر کار الگ ہے۔ مردوں کو زندگی کے کچھ شعبوں میں کام کرنا ہے اور عورتوں کو کچھ اور شعبوں میں۔ البتہ اگر یہ اوصاف دونوں میں یکساں موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں دونوں کا مرتبہ یکساں اور دونوں کا اجر برابر ہوگا۔"

آیت ۳۶

حقیقی مومن اور حقیقی مومنہ کا طرزِ عمل

اور لائق نہیں کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لیے	وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ
جب فیصلہ کر دیں اللہ اور اُس کے رسولؐ کسی کام کا	إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا
کہ ہو اُن کے لیے کوئی اختیار اُن کے اس معاملے میں	أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ
اور جس نے نافرمانی کی اللہ اور اُس کے رسولؐ کی	وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
تو یقیناً وہ جا پڑا کھلی گمراہی میں۔	فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ﴿۳۶﴾

یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ حقیقی مومن اور حقیقی مومنہ وہ ہیں کہ جیسے ہی اُن کے علم میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کا حکم آتا ہے وہ اُس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ حقیقی ایمان کے اس تقاضے کا اطلاق صرف کسی فرد پر ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کی رُو سے قوم یا ادارے یا عدالت یا پارلیمنٹ، یا ریاست کسی کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ جس معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف سے کوئی حکم ثابت ہو، اُس میں وہ اپنی آزادی رائے استعمال کرے۔ ایمان لانے کے معنی ہی اللہ تعالیٰ اور

رسول ﷺ کے آگے اپنے آزادانہ اختیار سے دستبردار ہو جانے کے ہیں۔ بلاشبہ جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے وہ دراصل اپنی کھلی گمراہی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۷ تا ۳۹

منہ بولے بیٹے کی بیوی، بہو نہیں ہے

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ	اور اے نبی! جب آپؐ فرما رہے تھے اُس شخص سے اللہ نے احسان کیا تھا جس پر
وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ	اور آپؐ نے بھی احسان کیا تھا جس پر
أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ	روکے رکھو اپنے پاس اپنی بیوی کو
وَاتَّقِ اللَّهَ	اور پرہیزگاری اختیار کرو اللہ کی
وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ	اور آپؐ چھپا رہے تھے اپنے جی میں وہ بات اللہ ظاہر کرنے والا تھا جسے
وَتَخْشَى النَّاسَ	اور آپؐ ڈر رہے تھے لوگوں سے
وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ	حالانکہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ آپؐ ڈریں اُس سے
فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا	پھر جب ختم کر لی زید نے اُس سے اپنی حاجت
زَوَّجْنَاهَا	ہم نے نکاح کر لیا آپؐ کا اُس سے
لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ	تاکہ نہ ہو مومنوں پر کوئی تنگی اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں

اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا	جب وہ ختم کر چکیں اُن سے حاجت
وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ﴿۳۵﴾	اور اللہ کا حکم تو پورا ہونے والا تھا۔
مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ	نہیں ہے نبی پر کوئی مضائقہ اُس بات میں جو طے کر دی ہے اللہ نے اُن کے لیے
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ	یہی اللہ کا دستور تھا اُن (انبیاء) کے بارے میں جو گزر چکے ہیں پہلے
وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ﴿۳۶﴾	اور اللہ کا حکم پورے اندازے سے طے کیا ہوا ہے۔
الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسَالَتِ اللّٰهِ	وہ لوگ جو پہنچاتے ہیں اللہ کے پیغامات
وَيَخْشَوْنَهُ	اور وہ اُسی سے ڈرتے ہیں
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ	اور وہ نہیں ڈرتے کسی سے سوائے اللہ کے
وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۷﴾	اور کافی ہے اللہ حساب لینے والا۔

یہ آیات دورِ جاہلیت کی ایک گمراہی کی اصلاح کر رہی ہیں۔ دورِ جاہلیت میں منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا اور اُس کی بیوی کو حقیقی بہو سمجھا جاتا تھا۔ اگر کسی شخص کا منہ بولا بیٹا اپنی بیوی کو طلاق دے دے یا اُس کی بیوی بیوہ ہو جائے تو وہ شخص اُس خاتون سے نکاح نہیں کر سکتا تھا۔ قرآن مجید اس روایت کو توڑنا چاہتا تھا۔ ان آیات نے واضح کر دیا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہے اور نہ اُس کی بیوی بہو ہے۔ لہذا مطلقہ یا بیوہ ہونے کی صورت میں اُس سے نکاح کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا زید بن حارثہؓ کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ جب سورۃ احزاب کی آیت ۴ میں اس کی ممانعت آئی تو آپ ﷺ نے اُن سے یہ رشتہ ختم کیا اور اُن کی دلجوئی کے لیے اپنے خاندان کی ایک خاتون یعنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش کا اُن سے نکاح

کردیا۔ اُن دونوں میں موافقت پیدا نہ ہو سکی اور نوبت طلاق تک پہنچ گئی۔ سیدہ زینبؓ اس نکاح پر راضی نہ تھیں لیکن انہوں نے نبی ﷺ کی خواہش کے سامنے سر جھکا دیا تھا۔ اب طلاق کا معاملہ اُن کے لیے باعث دکھ تھا۔ اُن کی دلجوئی کی یہی صورت تھی کہ نبی ﷺ خود اُن سے نکاح کریں۔ لیکن اس معاملے میں عرب کی مذکورہ بالا روایت اڑے آرہی تھی۔ اس روایت پر ضرب کاری لگانے کے لیے ضروری تھا کہ آپ ﷺ سیدہ زینبؓ سے نکاح کریں۔ ورنہ یہ روایت کبھی ختم نہ ہوتی۔ اس لیے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، جو آکر اس روایت کو ختم کرتا۔ بلاشبہ لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت کا اندیشہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو متوجہ کیا کہ اللہ کے رسول صرف اُسی سے ڈرتے ہیں۔ وہ لوگوں کے ڈر کی وجہ سے کسی جائز کام کو ترک نہیں کرتے۔ آپ ﷺ لوگوں کی اصلاح کے لیے آئے ہیں۔ لہذا سیدہ زینبؓ سے نکاح کر کے ثابت کر دیں کہ منہ بولا پٹا حقیقی پٹا نہیں اور اُس کی بیوی حقیقی ہو نہیں۔

آیت ۴۰

سیدنا محمد ﷺ آخری نبی ہیں

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ	نہیں ہیں محمدؐ والد تمہارے مردوں میں سے کسی کے
وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ	اور لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں
وَحَاتَمَ النَّبِيِّنَ	اور ختم کرنے والے ہیں نبیوں (کے سلسلے) کو
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝	اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

یہ آیت نبی اکرم ﷺ کا مقام و مرتبہ بیان کر رہی ہے۔ آپ ﷺ کا کوئی پٹا نہیں۔ آپ ﷺ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر نبوت کا سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور مکار ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

وَاللّٰهُ سَيَكُونُ فِيْ اٰمَتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُمُ اللّٰهُ نَبِيُّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (سنن الترمذی)

"اور بے شک آئیں گے میری امت میں تیس جھوٹے مکار۔ اُن میں سے ہر کوئی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

آیات ۴۱ تا ۴۴

اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کرو

اے ایمان والو!	اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ذکر کیا کرو اللہ کا خوب ذکر۔	اَذْكُرُوْا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾
اور بیان کیا کرو اُس کی پاکی صبح و شام۔	وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾
وہی ہے جو رحمت نازل کرتا ہے تم پر	هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ
اور اُس کے فرشتے بھی (تم پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں)	وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
تاکہ وہ نکالے تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف	لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
اور وہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾
اُن کے لیے دعا جس روز وہ ملیں گے اُس سے سلام ہوگی	تَجِيْئَتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ
اور اُس نے تیار کر رکھا ہے اُن کے لیے عزت والا اجر۔	وَاعَدَ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

ان آیات میں اہل ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کریں اور صبح و شام اُس کی تسبیح میں مشغول رہیں۔ اُس کے مومنوں پر بے شمار احسانات ہیں۔ وہ ہر وقت اُن پر رحمتوں کا نزول فرماتا رہتا ہے۔ اُس کے فرشتے بھی مومنوں کے حق میں دعائے

رحمت کرتے ہیں۔ دنیا میں وہ مومنوں کو اپنے خصوصی فضل سے گمراہیوں کے اندھیروں سے ہدایت کے نور کی طرف لاتا رہتا ہے اور آخرت میں انہیں سلامتی کا تحفہ اور شرف و اکرام والا اجر عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اُس کے عظیم احسانات کا شکر ادا کر سکیں۔ آمین!

آیات ۴۵ تا ۴۶

نبی اکرم ﷺ کی خصوصی شان

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا	اے نبی! بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر
وَمُبَشِّرًا	بشارت دینے والا
وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾	اور خبردار کرنے والا۔
وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ	اور اللہ کی طرف بلانے والا اُس کے حکم سے
وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿٤٦﴾	اور روشن کر دینے والا چراغ۔

یہ آیات عظمت مصطفیٰ ﷺ کے درج ذیل مظاہر بیان کر رہی ہیں :

- i۔ نبی اکرم ﷺ گواہ ہیں یعنی روزِ قیامت آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت تک قول اور عمل سے اُس کا دین پہنچانے کا حق ادا فرما دیا تھا۔
- ii۔ آپ ﷺ اعمالِ صالحہ کے حوالے سے بہترین اجر کی بشارت دینے والے ہیں۔
- iii۔ آپ ﷺ نافرمانیوں کے حوالے سے برے عذاب سے خبردار کرنے والے ہیں۔
- iv۔ آپ ﷺ نوعِ انسانی کو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نصرت سے سیدھی راہ کی طرف بلانے والے ہیں۔

V۔ آپ ﷺ اپنی ذاتِ مبارکہ میں ایک ایسا روشن چراغ ہیں جو بھٹکتے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ اور سیدھی راہ پر چلنے والوں کو اعلیٰ سعادتوں کی منزل دکھانے والا ہے۔

آیات ۷ تا ۸

نبی ﷺ کا معاملہ بندوں کے ساتھ

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ	اور اے نبی! بشارت دیجئے مومنوں کو
بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٧﴾	کہ بے شک اُن کے لیے اللہ کی طرف سے ہے بہت بڑا فضل۔
وَلَا تُطْعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ	اور مت بات مانے کافروں اور منافقوں کی
وَدَعْ أَذَاهُمْ	اور چھوڑ دے اُن کے ستانے کو
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ	اور بھروسہ کیجئے اللہ پر
وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٨﴾	اور کافی ہے اللہ کا کارساز ہونا۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ مومن بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑے انعام کی خوشخبری سنا دیں۔ اس کے برعکس کافروں اور منافقوں کے دباؤ کو قبول نہ کریں اور نہ ہی اُن کی گستاخیوں اور شرارتوں سے رنجیدہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے حق کے مشن کو استقامت سے جاری و ساری رکھیں۔ وہ بہترین کارساز ہے۔ وہ ضرور گستاخوں کو رسوا کرے گا اور اپنے نبی ﷺ کو عظیم کامیابیوں سے سرفراز فرمائے گا۔

آیت ۹

رخصتی سے پہلے طلاق کے بارے میں حکم

اے ایمان والو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
جب تم نکاح کرو مومن عورتوں سے	إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ
پھر تم طلاق دے دو انہیں اس سے پہلے کہ تم نے ہاتھ لگایا ہو انہیں	ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ
تو انہیں ہے تمہارے لیے ان پر عدت جسے تم شمار کرو	فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا
سو انہیں کچھ سامان دو	فَمَتَّعُوهُنَّ
اور رخصت کرو انہیں بڑی خوبصورت رخصتی کے ساتھ۔	وَسَرَّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿۶۹﴾

اگر ایک خاتون کو اس کا شوہر رخصتی سے پہلے طلاق دے دے تو وہ بغیر عدت کے کسی اور مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ عدت کی حکمت یہ ہے کہ اگر طلاق دینے والے شخص سے کوئی اولاد ہونے والی ہے تو وہ ظاہر ہو جائے۔ جب رخصتی نہیں ہوئی تو اولاد کے ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اگر کسی خاتون کو رخصتی سے قبل طلاق دی جا رہی ہو تو شوہر کا اخلاقی فرض ہے کہ کچھ نہ کچھ دے کر اور خوبصورتی سے علیحدگی کے معاملہ کو انجام دے۔

آیات ۵۰ تا ۵۲

نبی اکرم ﷺ کے لیے خصوصی معاشرتی احکامات

اے نبی! بے شک ہم نے حلال کر دیں ہیں آپ کے لیے آپ کی وہ ازواج جنہیں آپ دے چکے ہیں ان کے مہر	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَ الَّتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ
--	--

اور آپؐ کی کنیزیں اُس غنیمت میں سے جو عطا کی ہے اللہ نے آپؐ کو	وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ
اور آپؐ کے چچا کی بیٹیاں	وَبَنَاتِ عَمِّكَ
اور آپؐ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں	وَبَنَاتِ عَمَّتِكَ
اور آپؐ کے ماموںوں کی بیٹیاں	وَبَنَاتِ خَالِكَ
اور آپؐ کی خالائوں کی بیٹیاں	وَبَنَاتِ خَلَّتِكَ
جنہوں نے ہجرت کی ہے آپؐ کے ساتھ	الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ
اور کوئی بھی مومن خاتون اگر وہ پیش کر دے اپنے آپؐ کو نبیؐ کے لیے	وَأَمْرًا مُّؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ
اگر چاہیں نبیؐ نکاح کرنا اُس سے	إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا
یہ خاص ہے آپؐ کے لیے مومنوں کے علاوہ	خَالِصَةً لِّكَ مِنَ الدُّنْيَا الْمُؤْمِنِينَ
یقیناً ہم جانتے ہیں جو ہم نے مقرر کیا ہے اُن پر ان کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں	قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
تاکہ نہ رہے آپؐ پر کوئی تنگی	لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ
اور اللہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔	وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝
آپؐ دور کر لیں جسے چاہیں اپنی ازواج میں سے	تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ

وَتُؤْتِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ	اور قریب کر لیں اپنے جسے چاہیں
وَمِنْ ابْتِغَايَتِ مَمْنُ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ	اور اگر آپ طلب کریں اُن میں سے اُسے جسے آپ نے دور کر دیا تھا تو کوئی مضائقہ نہیں آپ پر
ذَلِكَ أَذْنَىٰ أَنْ تَقْرَءَ أَعْيُنُهُنَّ	یہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ ٹھنڈی ہوں اُن کی آنکھیں
وَلَا يَحْزَنَ	اور وہ نہ ہوں غمگین
وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْنَهُنَّ كُلَّهُنَّ	اور راضی رہیں اُس پر جو آپ دیں انہیں وہ سب کی سب
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ	اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے
وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾	اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑے تحمل والا ہے۔
لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ	حلال نہیں آپ کے لیے عورتیں اس کے بعد
وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ	اور نہ ہی یہ کہ آپ بدل کر لے آئیں ان کی جگہ دوسری بیویاں
وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ	اور اگرچہ بھلا لگے آپ کو اُن کا حسن
إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ	سوائے آپ کی کنیزوں کے
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ﴿٥٢﴾	اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو ایسے احکامات دیے گئے جو آپ ﷺ کے لیے خاص ہیں اور اُن کا دیگر اہل ایمان پر اطلاق نہیں ہوتا۔ یہ احکامات درج ذیل ہیں:

i۔ آپ ﷺ چار سے زائد نکاح بھی کر سکتے ہیں۔

ii۔ آپ ﷺ کسی خاتون سے بغیر مہر ادا کیے بھی نکاح کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس سہولت سے استفادہ نہیں فرمایا۔

iii۔ آپ ﷺ پر ازواجِ مطہرات کے درمیان عدل کرنا واجب نہیں۔ اس رعایت کے باوجود آپ ﷺ ازواجِ مطہرات کے درمیان عدل کرتے رہے۔

iv۔ ایک مستند روایت کے مطابق آپ ﷺ نے گیارہ نکاح کیے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مزید نکاح کرنے سے منع فرمادیا۔

اگر نبی اکرم ﷺ کو دیگر مومنین کے برعکس کچھ خاص سہولیات دی گئی ہیں تو آپ ﷺ پر کچھ ایسی پابندیاں بھی تھیں جو دیگر مومنوں پر نہیں تھیں۔ مولانا مودودی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"حضور ﷺ کے لیے نمازِ تہجد فرض تھی اور باقی تمام امت کے لیے وہ نفل ہے۔ آپ ﷺ کے لیے اور آپ ﷺ کے خاندان والوں کے لیے صدقہ لینا حرام ہے اور کسی دوسرے کے لیے وہ حرام نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی میراث تقسیم نہ ہو سکتی تھی، باقی سب کی میراث کے لیے وہ احکام ہیں جو سورہ نساء میں بیان ہوئے ہیں۔"

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کے لیے بیان شدہ خصوصی رعایت کی حکمت مولانا مودودی اس طرح بیان کرتے ہیں:

"محمد ﷺ نے ۲۵ سال کی عمر میں ایک ایسی خاتون سے شادی کی تھی جن کی عمر اُس وقت ۷۰ سال تھی، اور پورے ۲۵ برس تک آپ ﷺ اُن کے ساتھ نہایت خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کرتے رہے۔ پھر جب اُن کا انتقال ہو گیا تو آپ ﷺ نے ایک اور سن رسیدہ خاتون حضرت سودہؓ سے نکاح کیا اور پورے چار سال تک تنہا وہی آپ ﷺ کی بیوی رہیں۔ اب آخر کون صاحبِ عقل اور ایمان دار آدمی یہ تصور کر سکتا ہے کہ ۵۳ سال کی عمر سے گزر جانے کے بعد یکایک حضور ﷺ کی خواہشات نفسانی بڑھتی چلی گئیں اور آپ ﷺ کو زیادہ سے زیادہ بیویوں کی ضرورت پیش آنے لگی۔"

گویا آپ ﷺ کے لیے چار سے زائد نکاح کی اجازت کسی نفسانی خواہش کی تسکین کے لیے نہیں تھی بلکہ اس کے پس منظر میں کچھ اور مصلحتیں تھیں۔ مولانا مزید تحریر فرماتے ہیں:

"حضور ﷺ کے سپرد جو کام کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ آپ ﷺ ایک ان پڑھ قوم کو جو اسلامی نقطہ نظر ہی سے نہیں بلکہ عام تہذیب و تمدن کے نقطہ نظر سے بھی نا تراشیدہ تھی، ہر شعبہ زندگی میں تعلیم و تربیت دے کر ایک اعلیٰ درجہ کی مہذب و شائستہ اور پاکیزہ قوم بنائیں۔ اس غرض کے لیے صرف مردوں کو تربیت دینا کافی نہ تھا، بلکہ عورتوں کی تربیت بھی اتنی ہی ضروری تھی۔ مگر جو اصول تمدن و تہذیب سکھانے کے لیے آپ ﷺ مامور کیے گئے تھے اُن کی رُو سے مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط ممنوع تھا اور اس قاعدے کو توڑے بغیر آپ ﷺ کے لیے عورتوں کو براہ راست خود تربیت دینا ممکن نہ تھا۔ اس بنا پر عورتوں میں کام کرنے کی صرف یہی ایک صورت آپ ﷺ کے لیے ممکن تھی کہ مختلف عمروں اور ذہنی صلاحیتوں کی متعدد خواتین سے آپ ﷺ نکاح کریں، اُن کو براہ راست خود تعلیم و تربیت دے کر اپنی مدد کے لیے تیار کریں، اور پھر اُن سے شہری اور بدوی اور جوان اور بوڑھی، ہر قسم کی عورتوں کو دین سکھانے اور اخلاق و تہذیب کے نئے اصول سمجھانے کا کام لیں۔

اس کے علاوہ نبی ﷺ کے سپرد یہ خدمت بھی کی گئی تھی کہ پرانے جاہلی نظام زندگی کو ختم کر کے اُس کی جگہ اسلامی نظام زندگی عملاً قائم کر دیں۔ اس خدمت کی انجام دہی میں جاہلی نظام کے علمبرداروں سے جنگ ناگزیر تھی۔ اور یہ کشمکش ایک ایسے ملک میں پیش آرہی تھی جہاں قبائلی طرز زندگی اپنی مخصوص روایات کے ساتھ رائج تھا۔ ان حالات میں دوسری تدابیر کے ساتھ آپ ﷺ کے لیے یہ بھی ضروری تھا کہ آپ ﷺ مختلف خاندانوں میں نکاح کر کے بہت سی دوستیوں کو پختہ اور بہت سی عداوتوں کو ختم کر دیں۔ چنانچہ جن خواتین سے آپ ﷺ نے شادیاں کیں اُن کے ذاتی اوصاف کے علاوہ اُن کے انتخاب میں یہ مصلحت بھی کم و بیش شامل تھی۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے ساتھ نکاح کر کے آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ اور سیدنا عمرؓ کے ساتھ اپنے تعلقات کو اور زیادہ گہرا اور مستحکم کر لیا۔ حضرت ام سلمہؓ اُس خاندان کی بیٹی تھیں جس سے ابو جہل اور خالد بن ولید کا تعلق تھا۔ اور حضرت ام حبیبہؓ، ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ ان شادیوں نے بہت بڑی حد تک اُن خاندانوں کی دشمنی کا زور توڑ دیا، بلکہ ام حبیبہؓ کے ساتھ حضور ﷺ کا نکاح ہونے کے بعد تو ابوسفیان پھر کبھی حضور ﷺ کے مقابلے پر نہ آیا۔ حضرت صفیہؓ، جویریہؓ، اور

ریحانہ یہودی خاندانوں سے تھیں۔ انہیں آزاد کر کے جب حضور ﷺ نے اُن سے نکاح کیے تو آپ ﷺ کے خلاف یہودیوں کی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ گئیں۔ کیونکہ اُس زمانے کی عربی روایات کے مطابق جس شخص سے کسی قبیلے کی بیٹی بیاہی جاتی وہ صرف لڑکی کے خاندان ہی کا نہیں بلکہ پورے قبیلے کا داماد سمجھا جاتا تھا اور داماد سے لڑنا بڑے عار کی بات تھی۔

معاشرے کی عملی اصلاح اور اُس کی جاہلانہ رسوم کو توڑنا آپ ﷺ کے فرائض منصبی میں شامل تھا۔ چنانچہ ایک نکاح آپ ﷺ کو اس مقصد کے لیے بھی کرنا پڑا، جیسا کہ اسی سورہ احزاب میں مفصل بیان ہو چکا ہے۔

آیات ۵۳ تا ۵۴

پردہ کا حکم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے ایمان والو!
لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ	نہ داخل ہونبی کے گھروں میں
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ	سوائے اس کے کہ اجازت دی جائے تمہیں کھانے کے لیے
غَيْرِ نَظَرٍ إِنَّهُ	بغیر اس کے انتظار کرنے والے ہو اُس کے تیار ہونے کے
وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا	اور لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو
فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا	پھر جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ
وَلَا مَسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ	اور نہ بنود لچپسی لینے والے باتوں میں
إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ	بے شک یہ بات تکلیف دیتی ہے نبی کو

فَيَسْتَجِیْ مِنْكُمْ	پس وہ حیا کرتے ہیں تم سے
وَاللّٰهُ لَا يَسْتَجِیْ مِنَ الْحَقِّ	اور اللہ لحاظ نہیں کرتا حق کے معاملہ میں
وَإِذَا سَأَلْتَهُمْ مَّنَآءَ مَا	اور جب تم مانگو ازواج مطہرات سے کوئی چیز
فَسَعَوْهُمْ مِّنْ وَرَآءِ حِجَابٍ	تو مانگو پر دے کے پیچھے سے
ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ	یہ زیادہ پاکیزہ ہے تمہارے دلوں کے لیے
وَقُلُوبِهِمْ	اور اُن کے دلوں کے لیے بھی
وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ	اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم تکلیف دو اللہ کے رسول کو
وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُمْ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا	اور نہ یہ کہ نکاح کرو اُن کی ازواج سے اُن کے بعد کبھی بھی
إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝۵۲	بے شک ایسا کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔
إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا	اگر تم ظاہر کرو کسی چیز کو
أَوْ تُخْفَوْهُ	یا چھپاؤ اسے
فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝۵۳	تو بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کے گھر کے حوالے سے درج ذیل احکامات دیے گئے :

i۔ نبی اکرم ﷺ کے گھر میں بلا اجازت کوئی داخل نہ ہو۔

ii۔ جب نبی اکرم ﷺ کھانے کے لیے دعوت دیں تو اُن کے گھر میں داخل ہو جائے اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی واپسی کی راہ لی جائے تاکہ نبی اکرم ﷺ اپنے وقت کا مفید استعمال کر سکیں۔

- iii۔ ازواجِ مطہرات سے کوئی شے مانگنی ہو یا کوئی بات دریافت کرنی ہو تو پردہ کی اوٹ سے ایسا کیا جائے۔ اس بات کی طرف اشارہ کر دیا گیا کہ جو لوگ بھی مردوں اور عورتوں کے دل پاک رکھنا چاہیں انہیں بھی پردہ کا یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔
- iv۔ ازواجِ مطہرات امت کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہیں لہذا نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ان سے نکاح کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا۔

بعد ازاں سورہ نور کی آیات ۲۷ اور ۲۸ میں گھر میں داخلہ کے لیے صاحب خانہ کی اجازت کا حکم تمام گھروں کے لیے جاری کر دیا گیا۔ اسی طرح سورہ احزاب کی آیت ۵۹ میں پردے کا حکم بھی تمام خواتین کے لیے نافذ کر دیا گیا۔

آیت ۵۵

محرم مردوں سے پردہ نہیں ہے

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ	کوئی گناہ نہیں ہے ازواجِ مطہرات پر اپنے باپ دادا (کے سامنے ہونے) میں
وَلَا أَبْنَاءِهِنَّ	اور نہ اپنے بیٹوں میں
وَلَا إِخْوَانِهِنَّ	اور نہ اپنے بھائیوں میں
وَلَا أَبْنَاءَ إِخْوَانِهِنَّ	اور نہ اپنے بھتیجوں میں
وَلَا أَبْنَاءَ أَخَوَاتِهِنَّ	اور نہ اپنے بھانجوں میں
وَلَا نِسَاءِهِنَّ	اور نہ اپنی (جانی پہچانی) عورتوں میں
وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ	اور نہ اپنی کنیزوں میں
وَالَّذِينَ آمَنُوا	اے ازواجِ نبی! پرہیزگاری اختیار کرو اللہ کی

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝۵۵

بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

اس آیت میں محرم، مرد رشتہ داروں کا ذکر ہے یعنی وہ رشتہ دار جن سے ایک خاتون کا کبھی بھی نکاح نہیں ہو سکتا۔ ازواجِ مطہرات کو اور اُن کے توسط سے امت کی تمام خواتین کو آگاہ کیا گیا کہ حجاب کے حکم کا اطلاق محرم مردوں پر نہیں ہوگا۔ اُن مردوں سے عورت کا پردہ نہیں یعنی صرف اُنہی کے سامنے وہ کھلے چہرہ کے ساتھ آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام خواتین کو محرم اور نامحرم کی تمیز کرتے ہوئے پردہ کے احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۵۶

عظمتِ نبی مکرم... صلی اللہ علیہ وسلم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ	بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبیؐ پر
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
صَلُّوا عَلَيْهِ	رحمت بھیجوا اُن پر
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝۵۶	اور سلام بھیجو جیسا سلام بھیجنے کا حق ہے۔

یہ آیت اعلان کر رہی ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہر وقت اپنے حبیب ﷺ پر رحمتوں کا نزول فرماتا رہتا ہے۔ تمام فرشتے بھی آپ ﷺ کے حق میں دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی نبی مکرم ﷺ کے لیے درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرتے رہیں اور اُن کے حق میں اس طرح سے سلامتی کی دعائیں کریں جیسا کہ دعا کرنے کا حق ہے۔ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج کر ہم آپ ﷺ کی شان میں ذرہ برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ کی شان تو پہلے ہی انتہائی بلند ہے۔ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا دراصل ہمارے لیے ہی سعادتوں اور برکات کا ذریعہ ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَافَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا

(مسند احمد)

"جو درود بھیجے گا آپ ﷺ پر آپ ﷺ کی امت میں سے ایک بار، لکھ دے گا اللہ اُس کے لیے دس نیکیاں اور مٹا دے گا اُس کی دس برائیاں اور بلند کر دے گا اُس کے دس درجے اور اُس پر بھی درود جیسی رحمت بھیجے گا"۔

آیات ۵۷ تا ۵۸

گستاخانِ رسول ﷺ پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے

بے شک جو لوگ تکلیف پہنچاتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو	إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
لعنت کرتا ہے اللہ اُن پر دنیا اور آخرت میں	لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اور اُس نے تیار کر رکھا ہے اُن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب۔	وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ۝
اور جو لوگ تکلیف پہنچاتے ہیں مومن مردوں اور مومن عورتوں کو	وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بغیر اس کے اُنہوں نے کچھ کیا ہو	بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا
تو یقیناً اُنہوں نے اٹھایا بوجھ بہتان اور واضح گناہ کا۔	فَقَدْ احْتَبَلُوا بِهَتَانَا وَاشْمَاءٍ مُبِينًا ۝

ان آیات میں اُن بد بختوں کے لیے وعید ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو دکھ دیتے ہیں اور اُن کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کا جرم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو دکھ دینے سے مراد اُس کے ساتھ کفر و شرک کرنا یا اُس کی نافرمانی کرنا اور اُس کے حرام کو حلال کر لینا ہے۔ پھر جس طرح اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کی نافرمانی یا شان میں گستاخی دراصل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور شان میں گستاخی ہے۔ ایسے گستاخوں پر نہ صرف دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لعنت یعنی اُس کی رحمت سے محرومی کی ذلت ہے بلکہ وہ آخرت میں بھی ہمیشہ ہمیش کی لعنت کا سامنا کریں گے۔ گستاخ رسول دنیا میں تو واجب القتل ہے ہی، وہ آخرت کی ابدی زندگی میں بھی مسلسل ذلت آمیز عذاب کا شکار ہوگا۔ اسی طرح جو لوگ سچے اہل ایمان کو دکھ دیتے ہیں اور خاص طور پر صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، وہ بھی بہت بڑے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے بھی اگر توبہ نہ کی تو برے انجام سے دوچار ہوں گے۔

آیت ۵۹

چہرے کے پردہ کا حکم

اے نبی! فرمائیے اپنی ازواجِ مطہرات سے	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ
اور اپنی صاحبزادیوں سے	وَبَنَاتِكَ
اور مومنوں کی عورتوں سے	وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ
وہ لٹکالیا کریں اپنے اوپر سے اپنی چادروں کا کچھ حصہ	يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ
یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں	ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ
پھر انہیں تکلیف نہ دی جائے	فَلَا يُؤْذِينَ
اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔	وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۵۹﴾

اس آیت میں ازواجِ مطہرات، نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں اور تمام مسلمان خواتین کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی چادر کا ایک حصہ چہرہ پر لٹکا لیا کریں۔ چہرہ کا پردہ اس بات کی علامت ہے کہ ایسا کرنے والی خاتون نیک سیرت اور پاکباز ہے۔ اس کے برعکس جو عورت باہر نکلنے سے پہلے بناؤ سنگھار کرتی ہے اور بن ٹھن کر تیار ہوتی ہے، وہ دراصل خود دوسروں کو دعوتِ نظارہ دیتی ہے اور اپنے کردار کی خباثت ظاہر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام بہنوں کو چہرے کا پردہ کر کے کردار کی پاکیزگی ثابت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اس آیت کے ذیل میں حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ سیدنا عبد اللہ ابن عباسؓ نے چہرہ کے پردہ کی صورت اس طرح واضح فرمائی :

"اللہ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لئے گھروں سے نکلیں تو اپنی چادروں کے پلو اوپر سے ڈال کر اپنا منہ چھپالیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔"

تاریخ اسلام کے تمام بڑے مفسرین نے اس آیت کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔

آیات ۶۰ تا ۶۲

گستاخانِ رسول ﷺ کی سزا موت ہے

اگر باز نہ آئے منافقین	لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ
اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے	وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ
اور جھوٹی خبریں اڑانے والے مدینہ میں	وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ
ہم ضرور مسلط کر دیں گے اے نبی! آپ کو ان پر	لَنُغَرِّبَنَّكَ بِهِمْ
پھر وہ نہ رہ سکیں گے آپ کے ساتھ مدینہ میں مگر بہت کم۔	ثُمَّ لَا يَجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝۶۰

مَلْعُونَيْنِ	اس حال میں کہ لعنت کیے ہوئے ہوں گے
اَيْنَمَا تُقِفُوا	جہاں کہیں وہ پائے جائیں گے
اُخِذُوا	پکڑ لیے جائیں گے
وَقَتِّلُوا تَقْتِيلًا ۝۲۱	اور قتل کر دیے جائیں گے ٹکڑے ٹکڑے کر کے۔
سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ	یہی اللہ کا دستور تھا اُن کے بارے میں جو گزر چکے ہیں پہلے
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝۲۲	اور آپ ہر گز نہیں پائیں گے اللہ کے دستور کو بدلتا ہوا۔

ان آیات میں اُن منافقین کے لیے آخری دھمکی ہے جو حضرت زینبؓ کے ساتھ آپ ﷺ کے نکاح کے حوالے سے یا آپ ﷺ کے چار سے زائد نکاحوں کے بارے میں اعتراضات کر کے مدینہ میں آپ ﷺ کے خلاف ایک فضا بنانے کی سازش کر رہے تھے۔ انہیں خبردار کیا گیا کہ اگر وہ اپنی اس مذموم حرکت سے باز نہ آئے تو اُن کے گرد گھیرا تنگ کر دیا جائے گا اور وہ مدینہ سے فرار ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔ گستاخانِ رسول اسی قابل ہیں کہ اُن پر لعنت ملامت کی جائے اور آخر کار انہیں قتل کر کے اُن کی لاشوں کے ٹکڑے کر دیے جائیں۔ گستاخانِ انبیاء کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا دستور ہمیشہ سے یہی ہے اور یہ دستور ہر گز تبدیل نہ ہوگا۔

آیات ۶۳ تا ۶۵

صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ	اے نبی! پوچھتے ہیں آپ سے لوگ قیامت کے بارے میں
قُلْ اِنَّمَا عَلِمَهَا عِنْدَ اللَّهِ	فرمائیے بے شک اُس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے
وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ۝۲۳	اور آپ کیا جانیں شاید قیامت قریب ہی ہو۔

بے شک لعنت کی اللہ نے کافروں پر	إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكُفْرِينَ
اور تیار کی ہے اُن کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ۔	وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٣﴾
وہ رہنے والے ہیں اُس میں ہمیشہ ہمیش	خُلْدٍ فِيهَا أَبَدًا
نہیں پائیں گے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔	لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٤﴾

لوگ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب واقع ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تلقین کی کہ لوگوں کو آگاہ کر دیں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ البتہ وہ آئے گی ضرور اور اُس روز قیامت کا انکار کرنے والوں کا برا انجام ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوں گے۔ بھڑکتی ہوئی آگ میں ہمیشہ جلنے کے لیے ڈال دیے جائیں گے۔ کوئی اُن کی حمایت یا مدد کے لیے نہ آسکے گا۔

آیات ۶۶ تا ۶۸

دنیا دار قائدین کی پیروی کا برا انجام

روزِ قیامت الٹے پلٹے جائیں گے مجرموں کے چہرے آگ میں	يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ
وہ کہیں گے اے ہماری خرابی! کاش ہم نے کہنا مانا ہوتا اللہ کا	يَقُولُونَ يَلَيْتَنَّا اطعنا اللهَ
اور کہنا مانا ہوتا رسولؐ کا۔	وَاطعنا الرسولًا ﴿٦٦﴾
اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب! بے شک ہم نے کہنا مانا اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا	وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا اطعنا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا

فَاَضْلُوْنَا السَّبِيْلَا ۝۶۷	تو انہوں نے گمراہ کر دیا ہمیں۔
رَبَّنَا اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ	اے ہمارے رب! دے انہیں دگنا عذاب
وَالْعَنَهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝۶۸	اور لعنت کر ان پر بڑی لعنت۔

روزِ قیامت جب مجرموں کے چہروں کو جہنم کی آگ میں الٹا پلٹا جائے گا تو حسرت سے فریاد کریں گے کہ اے کاش! ہم نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی پیروی کی ہوتی۔ ہم نے دنیا دار بزرگوں اور قائدین کی پیروی کی جنہوں نے ہمیں گمراہ کیے رکھا۔ اے ہمارے رب! ان گمراہ کرنے والوں پر خوب لعنت فرما اور انہیں بڑھتے چڑھتے عذاب سے دوچار فرما۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گمراہ نہ ہی پیشواؤں، دنیا دار سیاسی قائدین اور دین سے دور آباء و اجداد کی پیروی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۶۹

رسول اللہ ﷺ کو مت ستاؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ إِذْوَا مَوْسَىٰ	نہ ہو جاؤ ان کی طرح جنہوں نے تکلیف پہنچائی موسیٰ کو
فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا	تو پاک ثابت کر دیا انہیں اللہ نے اُس سے جو انہوں نے کہا تھا
وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيْهًا ۝۶۹	اور وہ اللہ کے ہاں بڑے مرتبے والے تھے۔

یہ آیت اہل ایمان کو نصیحت کر رہی ہے کہ کوئی ایسی بات یا ایسا کام نہ کرو جس سے اللہ کے رسول ﷺ کو دکھ پہنچے۔ ماضی میں بنی اسرائیل نے یہی جرم سیدنا موسیٰؑ کے حوالے سے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کو سرخرو کیا اور وہ باعزت مقام پر فائز ہوئے۔ البتہ انہیں دکھ دینے والے ذلیل و رسوا ہو کر نشانِ عبرت بن گئے۔

آیات ۷۰ تا ۷۱

زبان کی حفاظت سے کئی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! بچو اللہ کی نافرمانی سے	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
اور کہو بالکل سیدھی بات۔	وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝۱
اللہ درست کر دے گا تمہارے لیے تمہارے اعمال	يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ
اور بخش دے گا تمہارے لیے تمہارے گناہ	وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
اور جس نے کہنا مانا اللہ اور اُس کے رسول کا	وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
تو یقیناً اُس نے کامیابی حاصل کی بہت بڑی کامیابی۔	فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝۲

ان آیات میں اہل ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کریں۔ خاص طور پر زبان کی حفاظت کریں۔ زبان سے ایسی بات کریں جو سچی اور عدل والی ہو۔ اُس میں جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو اور نہ ہی اُس کا مقصد کسی کو تکلیف پہنچانا ہو۔ زبان کی حفاظت دنیا میں انسان کے اعمال کو سنوارتی ہے اور آخرت میں اُس کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بن جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی بھلائی کا وہ راستہ ہے جو عظیم کامیابیوں تک لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۷۲ تا ۷۳

انسانوں پر ایک امانت کی ذمہ داری

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ	بے شک ہم نے پیش کیا امانت کو آسمانوں پر
--	---

وَالْأَرْضِ	اور زمین پر
وَالْجِبَالِ	اور پہاڑوں پر
فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا	تو انہوں نے انکار کیا کہ وہ اٹھائیں اُس امانت کو
وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا	اور وہ ڈر گئے اُس سے
وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ	اور اٹھالیا اُسے انسان نے
إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٤٦﴾	بے شک وہ بڑا ظالم اور نادان ہے۔
لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ	تاکہ عذاب دے اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو
وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ	اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو
وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	اور نظر کر م فرمائے اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٤٧﴾	اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک امانت کا بوجھ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر ڈالا۔ وہ سب اس امانت کے بوجھ سے خوف زدہ ہو گئے اور یہ بوجھ اٹھانے سے انکار کرنے لگے۔ البتہ انسان نے اُس بوجھ کو اٹھالیا۔ وہ بڑا ہی ناانصاف اور نادان تھا

آسمان بارِ امانت نتوانست کشید

قرعہ فال بنام من دیوانہ زند

یہ امانت کیا ہے؟ اس حوالے سے مختلف آراء ہیں۔ غور کیا جائے کہ وہ کیا شے ہے جو انسان میں ہے اور باقی مخلوقات میں نہیں۔

غالباً یہ ہی شے وہ امانت ہے جس کا ان آیات میں ذکر ہے۔ یہ شے ہے اللہ تعالیٰ کی روح جو انسان میں پھونکی گئی۔ بقول اقبال

اِس پیکر خاکی میں اک شے ہے سودہ تیری
میرے لیے مشکل ہے اُس شے کی نگہبانی

ہے ذوقِ تجلی بھی اسی خاک میں پنہاں
غافل تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے
اس روح کے احساس کے بغیر انسان نرا حیوان ہے اور واقعی نا انصاف و نادان ہے۔ انسان کے وجود میں اس روح کا مسکن دل ہے۔
بقول اقبال

خودی کا نشیمن تیرے دل میں ہے
فلک جس طرح آنکھ کے تل میں ہے

وحی کا نزول اللہ تعالیٰ کی یہ روح ہی برداشت کر سکتی تھی۔ اسی لیے قرآن حکیم رسول اللہ ﷺ کے دل پر نازل ہوتا تھا۔ سورہ شعراء آیات ۱۹۳ اور ۱۹۴ میں بیان ہوا:

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ○ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ○

"لے کر اترے ہیں اس قرآن کو روح امین۔ آپ ﷺ کے دل پر تاکہ آپ ﷺ ہو جائیں خبردار کرنے والوں میں سے"۔ گویا روح الامین وحی لاتے تھے اور روح محمدی ﷺ اسے وصول کرتی تھی

نغمہ وہی ہے نغمہ کہ جس کو

روح سننے اور روح سنائے

ان حقائق کو اللہ کے رسول ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

إِنَّ الْأَمَانَةَ تَزَكَّتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ (صحيح البخاري)

[illegible]

"بے شک امانت انسانوں کے قلوب کی گہرائیوں میں نازل کی گئی پھر انہوں نے قرآن سیکھا، پھر سنت سیکھی"۔ قرآن حکیم کے آنے کے بعد انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے:

- i- قرآن حکیم کی تعلیمات پر ایمان لانے والے جنہیں اللہ تعالیٰ بھرپور اجر عطا فرمائے گا۔
- ii- قرآن حکیم کی تعلیمات کا کھلم کھلا انکار کرنے والے کافر اور مشرک جنہیں اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔
- iii- ایمان اور کفر کے درمیان کی روش اختیار کرنے والے یعنی منافق جو جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں شدید ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی امانت یعنی روح ربانی کی حفاظت کرنے، اس کے تقاضے پورے کرنے اور کلام ربانی کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورہ سبا

مؤثر تذکیری بیان

اس سورہ مبارکہ میں توحید باری تعالیٰ کا بیان اور شرک کی زوردار نفی کا مضمون بڑے تاکید اسلوب میں بیان ہوا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۹ تا ۹۱ عظمت و قدرتِ باری تعالیٰ
- آیات ۱۰ تا ۱۴ سیدنا داؤد اور سیدنا سلیمانؑ پر عنایاتِ باری تعالیٰ
- آیات ۱۵ تا ۲۱ قوم سبا کی ناشکری
- آیات ۲۲ تا ۳۰ مشرکین کی گمراہیوں کی زوردار نفی
- آیات ۳۱ تا ۳۳ گمراہ قائدین کی پیروی کا حسرتناک انجام
- آیات ۳۴ تا ۳۹ مالداروں کی گمراہی کی اصلاح
- آیات ۴۰ تا ۵۴ شرک کرنے والوں پر اتمامِ حجت

آیات ۱ تا ۲

عظمت باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	کل شکر اللہ کے لیے ہے
اَلَّذِيْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	جس کے لیے ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے
وَمَا فِي الْاَرْضِ	اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ	اور اُسی کے لیے ہوگا شکر آخرت میں

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ①	وہ کمالِ حکمت والا، خوب باخبر ہے۔
يَعْلَمُ مَا يَلْجُ فِي الْأَرْضِ	وہ جانتا ہے جو کچھ داخل ہوتا ہے زمین میں
وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا	اور جو کچھ نکلتا ہے اُس سے
وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ	اور جو کچھ نازل ہوتا ہے آسمان سے
وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا	اور جو کچھ چڑھتا ہے اُس میں
وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ②	اور وہی ہمیشہ رحم کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔

یہ آیات اللہ سبحانہ تعالیٰ کی یہ شان بیان کر رہی ہیں کہ اس دنیا میں کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی حمد میں مشغول ہے۔ آخرت میں اُس کی حمد کا یہ ترانہ اور زیادہ زور و شور سے جاری ہو گا۔ اُس کی ہر تخلیق اور ہر فیصلہ میں حکمت ہے اور اُسے ہر شے اور اُس کے ہر عمل کی خبر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کیا شے زمین میں داخل ہوتی ہے اور کیا اُس سے برآمد ہوتی ہے۔ کیا کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور کیا کچھ آسمان کی طرف چڑھتا ہے۔ انسانوں کے اعمال کی تفصیل بھی اُس تک پہنچتی ہے لیکن وہ غفور و رحیم ہے اور بندوں کی اکثر خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے۔

آیات ۶ تا ۳

قیامت برپا ہونا کیوں ضروری ہے؟

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا	اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا
لَا تَأْتِيَنَا السَّاعَةُ	نہیں آئے گی ہم پر قیامت... قُلْ بَلَىٰ... اے نبی!
وَرَبِّي لَتَأْتِيَ بَنَاتُكُمْ	اور قسم ہے میرے رب کی قیامت ضرور آئے گی تم پر

عِلْمِ الْغَيْبِ	جو جاننے والا ہے ہر پوشیدہ چیز کا
لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ	اور نہیں پوشیدہ ہوتی اُس سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی آسمانوں میں اور نہ زمین میں
وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝۱۲	اور نہ کوئی چھوٹی چیز ہے اُس سے اور نہ بڑی مگر ایک واضح کتاب میں ہے۔
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا	تاکہ وہ بدلہ دے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور جنہوں نے عمل کیے اچھے
أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝۱۳	یہی لوگ ہیں جن کے لیے بخشش اور عزت والی روزی ہے۔
وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ	اور وہ لوگ جنہوں نے کوشش کی ہماری آیات میں (انہیں) نیچا دکھانے والا ہوتے ہوئے
أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزٍ أَلِيمٌ ۝۱۴	یہی لوگ ہیں جن کے لیے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔
وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ	اور دیکھتے ہیں وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا ہے
الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ	وہ جو نازل کیا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے
هُوَ الْحَقُّ	وہی حق ہے

اور وہ ہدایت دیتا ہے ہر تعریف کے لائق، زبردست کے راستے کی طرف۔	وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ①
--	---

کفار دعویٰ کرتے ہیں کہ نہ قیامت آئے گی اور نہ ہی حساب کتاب ہوگا۔ ان آیات میں بڑے تاکید کی اسلوب سے جواب دیا گیا کہ قیامت برپا ہو کر رہے گی تاکہ ہر ایک کو اُس کے کیے کا بدلہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کون کیا عمل کر رہا ہے؟ کائنات میں ہر چھوٹی بڑی شے اور عمل اُس کے علم میں ہے۔ اپنے اس علم کی بنیاد پر وہ نیک بندوں کو بخشش اور عزت والے رزق سے نوازے گا۔ اس کے برعکس جو لوگ اُس کے احکامات پر عمل میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں، وہ انہیں بدترین عذاب سے دوچار کرے گا۔ ہٹ دھرم لوگ قرآن کی تعلیمات کو جھٹلاتے رہیں لیکن وہ لوگ جو حقائق کا علم رکھتے ہیں دیکھ رہے ہیں کہ قرآن کی صورت میں حق نازل ہو رہا ہے۔ ایسا حق جو اُس ہستی کے راستہ کی طرف رہنمائی کر رہا ہے جو بہت زبردست اور تمام تعریفوں کے لائق ہے۔

آیات ۷ تا ۹

آخرت کا انکار کرنے والوں کے لیے دھمکی

اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
کیا ہم بتائیں تمہیں وہ آدمی جو خبر دیتا ہے تمہیں	هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنْبِئُكُمْ
جب تم بکھیر دیے جاؤ گے بالکل ریزہ ریزہ کیے ہوئے	إِذَا مَرَّ قَتْمٌ كُلِّ مَرَّ
بے شک تم یقیناً زندہ ہو گے ایک نئی تخلیق میں۔	إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ①
کیا اُس نے گھڑ لیا ہے اللہ پر جھوٹ	أَفَتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
یا اُسے کچھ جنون ہے؟	أَمْ بِهِ جِنَّةٌ

بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ	بلکہ وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر
فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝۸	وہ عذاب اور بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔
أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	تو کیا انہوں نے نہیں دیکھا جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے آسمان اور زمین میں سے
إِنْ نَّشَاءُ نَحْصِفُ بِهِمُ الْأَرْضَ	اگر ہم چاہیں دھنسا دیں انہیں زمین میں
أَوْ نُسْقِطَ عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ	یا ہم گرا دیں اُن پر ٹکڑے آسمان سے
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝۹	بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے۔

جب نبی اکرم ﷺ مشرکین مکہ کو خبردار کرتے تھے کہ تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو وہ آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے، آپ ﷺ کی دی ہوئی خبر کو جھوٹ قرار دیتے اور پاگل کہہ کر آپ ﷺ کی توہین کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان گستاخوں کو گمراہ قرار دیا اور آخرت میں عذاب کا شکار ہونے کی وعید سنائی۔ مزید یہ کہ انہیں دھمکی دی کہ اگر وہ اپنی گستاخیوں سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ فوری طور پر انہیں زمین میں دھنسا دے گا یا آسمان کو ٹکڑے کر کے اُن پر گرا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس جلالی اندازِ بیان میں باضمیر لوگوں کے لیے سامانِ عبرت ہے۔

آیات ۱۰ تا ۱۱

سیدنا داؤد پر اللہ تعالیٰ کا فضل

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا	اور یقیناً ہم نے عطا فرمایا تھا داؤد کو اپنے پاس سے فضل
--	---

یُحِبَّالْ اَوْیٰی مَعَهٗ	(ہم نے حکم دیا) اے پہاڑو! تم تسبیح کرو داؤدؑ کے ساتھ
وَ الطَّیْرَ	اور (ہم نے یہی حکم دیا) پرندوں کو
وَ اَنَّا لَهٗ الْحَدِیْدُ ۝۱۰	اور ہم نے نرم کر دیا تھا اُن کے لیے لوہے کو۔
اِنْ اَعْمَلْ سَبْغٰتٍ	کہ اے داؤدؑ بناؤ کشادہ زر ہیں
وَ قَدَّرْ فِی السَّرْدِ	اور صحیح اندازہ رکھو کڑیاں جوڑنے میں
وَ اَعْمَلُوْا صَالِحًا	اور عمل کرو اچھا
اِنِّیْۤ اِنَّمَا تَعْمَلُوْنَ بِصِیْرٍ ۝۱۱	بے شک میں اُسے جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہوں۔

ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ کی سیدنا داؤدؑ پر عنایت کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے حمد کے ترانوں میں بلا کی تاثیر پیدا فرمادی تھی۔ جب وہ حمد کے ترانے پڑھتے تو پہاڑ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے وجد میں آکر اُن کے ساتھ شریک حمد ہو جاتے۔ اُڑتے ہوئے پرندے بھی سرور و کیف کے ساتھ اُن کی آواز میں آواز ملا تے۔ اللہ تعالیٰ نے لوہے جیسی سخت دھات کو اُن کے ہاتھ میں نرم کر دیا۔ وہ جس طرح چاہتے اُسے مطلوبہ شکل میں ڈھال کر جنگی ضرورت کے لیے ہتھیار اور خاص طور پر زرہیں بناتے۔ ایسی زرہیں جو جسم کی حفاظت تو کرتی تھیں لیکن اُن کے جوڑ مجاہد کی حرکت میں رکاوٹ نہ بنتے تھے۔ یہ عنایت اللہ تعالیٰ نے اس لیے کیں تاکہ سیدنا داؤدؑ، اُس کی حمد بھی کرتے رہیں اور اُس کی حکمرانی کے نفاذ کے لیے جہاد بھی جاری رکھیں۔

آیات ۱۲ تا ۱۳

سیدنا سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کی عنایت

وَ اٰتٰی سُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ	اور (ہم نے تابع کر دیا) سلیمانؑ کے لیے ہوا کو
-------------------------------	---

اُس کا صبح کا چلنا ایک ماہ کا تھا	عُدُّوْهَا شَهْرٌ
اور اُس کا شام کا چلنا ایک ماہ کا تھا	وَرَوَّاحُهَا شَهْرٌ
اور ہم نے بہا دیا تھا اُن کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ	وَاَسْلَمْنَا لَهُ عَيْنَ الْقَطْرِ
اور جنات میں سے کچھ وہ تھے جو کام کرتے تھے اُن کے سامنے اُن کے رب کے حکم سے	وَمِنَ الْجِنَّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهِ
اور جو کوئی بھی پھرتا تھا جنات میں سے ہمارے حکم سے	وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا
ہم چکھاتے تھے اُسے بھڑکتی ہوئی آگ کا کچھ عذاب۔	نَذِقُهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ①
وہ بناتے تھے آپ کے لیے جو آپ چاہتے تھے (مثلاً) پختہ عمارات	يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِبٍ
اور تصویریں	وَتَمَاثِيلَ
اور لگن تالاب کی مانند	وَجَفَانٍ كَالْجَوَابِ
دیکھیں جمی ہوئی چولہوں پر	وَقُدُورٍ رُسِيَّتٍ
عمل کرواے داؤد کے پیروکار و شکر کرتے ہوئے	اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا
اور کم ہیں میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے۔	وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ②

یہ آیات سیدنا سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کی درج ذیل عنایات بیان کر رہی ہیں:

i۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو اُن کے تابع کر دیا تھا۔ وہ اُن کے حکم کے مطابق چلتی تھی۔ ہوا کے دوش پر اُن کا تخت آدھے دن میں اتنی مسافت طے کرتا تھا جتنی مسافت لوگ عام سواریوں پر ایک ماہ میں طے کر پاتے تھے۔

ii۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے پھلے ہوئے تانبے کا ایک چشمہ جاری کر دیا تھا۔ اُس کے ذریعہ وہ تانبے کی کئی مصنوعات بناتے تھے۔

iii۔ انتہائی طاقتور جنات اُن کے اختیار میں دے دیے گئے تھے۔ وہ ان جنات سے عمارات کی تعمیر اور اُن پر نقش و نگاری کا کام لیتے تھے۔ خوبصورت مناظر کی تصاویر بنواتے تھے۔ ایسے بڑے بڑے برتن بنواتے تھے جن میں اُن کے لشکر پانی پیتے تھے۔ ایسی بڑی بڑی دیگیں تیار کرواتے تھے جن میں لشکروں کے لیے کھانا پکایا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ عنایت سیدنا سلیمانؑ پر اس لیے کیں تاکہ وہ اور اُن کے تمام ساتھی اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت و نفاذ کے لیے سرگرم عمل رہیں۔

آیت ۱۴

سیدنا سلیمانؑ کی وفات کا عجیب واقعہ

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ	پھر جب ہم نے فیصلہ کر لیا سلیمانؑ کے لیے موت کا
مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ	تو خبر نہیں دی اُن کی موت کی مگر زمین کے ایک کیڑے نے
تَأْكُلُ مِنْسَاتِهِ	جو کھاتا رہا اُن کی لاٹھی
فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنَّ	جب آپ گر گئے، جان لیا جنات نے
أَنْ لَّهُمْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ	کہ اگر وہ جانتے ہوتے غیب
مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝۱۴	وہ نہ رہتے اس ذلت والے عذاب میں۔

سیدنا سلیمانؑ کی وفات اس حال میں ہوئی کہ وہ اپنے تخت پر کھڑے اُن جنات کی نگرانی کر رہے تھے جو ایک تعمیری کام میں مشغول تھے۔ اُن کا تخت فضا میں معلق تھا اور سیدنا سلیمانؑ اُس پر اپنے عصا کو زمین پر ٹکا کر کھڑے تھے۔ اُن کی اس حال میں وفات کا کسی کو علم نہ تھا۔ جب دیمک نے اُن کے عصا کی لکڑی کو نیچے سے اس حد تک کھا لیا کہ عصا ٹوٹ کر گر گیا تو سیدنا سلیمانؑ کا تخت بھی زمین پر آ رہا۔ جنات افسوس کرنے لگے کہ اگر انہیں سیدنا سلیمانؑ کی وفات کا علم ہو جاتا تو وہ فرار ہو جاتے اور مشقت والے کام میں لگے رہنے سے بچ جاتے۔ لوگوں پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ جنات کے بارے میں یہ تصور غلط ہے کہ وہ غیب کا علم رکھتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے ہر مخلوق عاجز و لاچار ہے۔

آیات ۱۵ تا ۱۷

ناشکری کی سزا

لَقَدْ كَانَ لِسَبَا فِي مَسْكِنِهِمْ آيَةٌ	یقیناً قوم سبا کے لیے اُن کی بستی میں ایک نشانی ہے
جَثْنٌ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ	دو باغات (کے سلسلے) تھے دائیں طرف (دور تک) اور بائیں طرف (دور تک)
كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ	(ہم نے کہا) کھاؤ اپنے رب کے دیے رزق میں سے
وَاشْكُرُوا لَهُ	اور شکر ادا کرو اُس کا
بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ	بڑا پاکیزہ شہر ہے (تمہارا)
وَرَبُّ غَفُورٌ ۝۱۵	اور بہت بخشنے والا رب ہے (تمہارا)۔
فَاَعْرِضُوا	پھر اُنہوں نے رخ پھیر لیا
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ	تو ہم نے چھوڑ دیا اُن پر زور کا سیلاب

اور ہم نے بدلے میں دیے انہیں اُن کے دو باغات کی جگہ دو اور باغات	وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ
جو تھے بدمزہ پھلوں والے	ذَوَاتِیْ اُكْلٍ حَظِیْ
اور جھاؤ کے درختوں والے	وَ اَثَلٍ
اور تھوڑی سی بیڑیوں کی جھاڑیوں والے۔	وَشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ﴿۱۷﴾
یہ ہم نے بدلہ دیا انہیں اس کا کہ انہوں نے ناشکری کی	ذٰلِكَ جَزَیْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوْا
اور ہم بدلہ نہیں دیتے ایسا مگر اُسے جو بہت ناشکرا ہو۔	وَهَلْ نُجْزِیْ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۸﴾

ان آیات میں قوم سبا کی اللہ تعالیٰ کے احسانات کے حوالے سے ناشکری اور پھر اس کی سزا کا ذکر ہے۔ یہ قوم یمن کے علاقے میں آباد تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو وسیع و عریض باغات کے دو سلسلے عطا کیے تھے۔ ان باغات میں کثرت سے پھل آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ ان نعمتوں کو استعمال کرو اور میرا شکر ادا کرو۔ انہوں نے ناشکری کی۔ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی استعمال کیں لیکن اعمال اُس کی نافرمانی والے کیے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب کے ذریعہ اُن کے باغات اجاڑ دیے۔ اب اُن باغات کی جگہ ایسی جھاڑیاں پیدا ہو گئیں جن کے میوے کڑوے اور انتہائی کم مقدار میں تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۸ تا ۱۹

قوم سبا کی تباہی

اور ہم نے بسادیں تھیں قوم سبا (کے علاقے) کے درمیان	وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِیْ
اور اُن بستیوں کے درمیان کہ ہم نے برکت رکھی تھی	بَرَكْنَا فِیْهَا

جن میں	
کھلے راستے پر بستیاں	قُرَى ظَاهِرَةً
اور ہم نے مناسب اندازے پر رکھی تھیں اُن کے درمیان مسافتیں	وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ
(ہم نے کہا) چلو ان کے درمیان راتوں میں اور دنوں میں بے خوف ہو کر۔	سَيْرُوا فِيهَا لِيَآلِيٍّ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۱۸
تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب!	فَقَالُوا رَبَّنَا
دوری پیدا کر دے ہماری مسافتوں کے درمیان	بَعْدَ بَيْنٍ أَسْفَارِنَا
اور انہوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر	وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
تو ہم نے بنا دیا انہیں قصے کہانیاں	فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ
اور بکھیر دیا انہیں بالکل تذبذب کیے ہوئے	وَمَرَّقْنَاهُمْ كُلَّ مَبْرَاقٍ
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں ہر اُس شخص کے لیے جو بڑا صبر کرنے والا بڑا شکر گزار ہو۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۱۹

تجارتی اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے قوم سبا کے لیے بڑی سہولیات فراہم کر دی تھیں۔ یمن سے لے کر برکت والی بستی یعنی فلسطین تک وہ تجارتی سفر کرتے تھے۔ طویل تجارتی شاہراہ پر مناسب فاصلوں پر ایسی بستیاں تھیں جہاں سے وہ خرید و فروخت کرتے، ضروریات زندگی کا سامان حاصل کرتے اور آرام بھی کر لیتے۔ پھر اُس پورے راستہ میں امن و امان بھی تھا۔ انہوں نے ناشکری کرتے ہوئے خواہش کی کہ اُن کے سفر کی منزلیں طویل ہو جائیں تاکہ سفر میں کچھ خطرات (Adventures) کا سامنا ہو۔ خطرات کا سامنا کر کے جب وہ منزل پر پہنچیں گے تو خوب لطف آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی سزا دی کہ تجارتی راستے کے مختلف

حصوں پر دوسری قوموں کی اجارہ داری قائم ہو گئی۔ قوم سبا کو اپنے علاقے چھوڑ کر منتشر ہونا پڑا۔ اُن کے قبیلے مختلف علاقوں میں جا کر آباد ہو گئے اور اب تاریخ میں اُن کا ذکر محض افسانوں کی صورت میں باقی رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ناشکری کی روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۰ تا ۲۱

ابلیس کی بات صحیح ثابت ہوئی

اور بلاشبہ سچا کر دکھایا قوم سبا پر ابلیس نے اپنا گمان	وَلَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيسُ ظَنَّهُ
تو انہوں نے پیروی کی ابلیس کی	فَاتَّبَعُوهُ
سوائے ایک گروہ کے جو مومنوں میں سے تھا۔	اِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۰﴾
اور نہیں حاصل تھا ابلیس کو اُن پر کوئی غلبہ	وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
مگر ہم ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ کون ہے جو ایمان رکھتا ہے آخرت پر	اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ
اُن میں سے کون ہے وہ جو اُس کے بارے میں شک میں ہے	مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ
اور اے نبی! آپؐ کا رب ہر چیز پر پوری طرح نگران ہے۔	وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿۲۱﴾

سورہ اعراف کی آیت ۱۷ میں بیان ہوا کہ ابلیس نے نوعِ انسانی کے خلاف اپنے مذموم عزائم کے اظہار کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے دعویٰ کیا: وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ۔۔ "اور اے اللہ! تو نہ پائے گا اُن میں سے اکثر کو شکر گزار"۔

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ قوم سب کے طرزِ عمل نے ابلیس کے دعویٰ کو سچ ثابت کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو انسانوں کو گمراہ کرنے کا اختیار نہیں دیا۔ ابلیس کے ذریعہ تو صرف انسانوں کا امتحان ہوتا ہے۔ جو انسان نہیں چاہتے کہ آخرت میں اُن سے اعمال کے بارے میں باز پرس کی جائے وہ خود ہی ابلیس کی ترغیبات کی طرف مائل ہوتے ہیں اور اُس کی پیروی کر کے جہنم کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اُن کی روش کی نگرانی فرما رہا ہے۔ اُن کی خیر اسی میں ہے کہ شیطان کے بجائے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کریں۔

آیات ۲۲ تا ۲۳

کیا فرشتے انسانوں کے کام آ سکتے ہیں؟

قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ	اے نبی! فرمائیے پکارو انہیں جنہیں تم نے سمجھ رکھا ہے معبود اللہ کے سوا
لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ	وہ اختیار نہیں رکھتے ایک ذرے کے برابر آسمانوں میں
وَلَا فِي الْاَرْضِ	اور نہ ہی زمین میں
وَمَا لَهُمْ فِيْهَا مِنْ شَرْكٍ	اور نہیں ہے اُن کا ان دونوں میں کوئی حصہ
وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِّنْ ظٰهِيٍّ ۝۲۲	اور نہیں ہے اللہ کا اُن میں سے کوئی مددگار۔
وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَآ	اور نہ نفع دیتی ہے سفارش اُس کے ہاں
اِلَّا لِمَنْ اٰذَنَ لَهُ	مگر جس کے لیے اللہ اجازت دے
حَتّٰى اِذَا فُرِجَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ	یہاں تک کہ جب دور کی جاتی ہے اُن کے دلوں سے گھبراہٹ

قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ	کچھ پوچھتے ہیں کیا فرمایا ہے تمہارے رب نے؟
قَالُوا الْحَقُّ	دوسرے جواب دیتے ہیں حق (فرمایا ہے)
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝۲۱	اور وہی سب سے بلند، بہت بڑا ہے۔

مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر اُن سے دعائیں کرتے تھے۔ ان آیات میں واضح کیا گیا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی عاجز مخلوق ہیں۔ اُن کا آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور کائنات کا نظام چلانے میں کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر اُن میں سے کسی کی شفاعت فائدہ مند نہ ہوگی۔ جب وحی نازل ہوتی ہے تو اُن پر بھی گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں وہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل فرمایا؟ اُن کے ساتھی جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حق پر مبنی تعلیمات نازل کی ہیں۔ دانشمندی کا مظہر یہ ہے کہ عاجز مخلوقات کو پکارنے کے بجائے اُس خالق کو پکارا جائے جو پوری طرح سے با اختیار ہے۔

آیات ۲۴ تا ۲۷

معبود وہ ہے جو رزق دیتا ہے

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ	اے نبی! پوچھیے کون رزق دیتا ہے تمہیں آسمانوں اور زمین سے
قُلِ اللّٰهُ	فرمائیے اللہ
وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰی هُدٰى	اور بے شک ہم یا تم ضرور ہدایت پر ہیں
أَوْ فِى ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲۴	یا کھلی گمراہی میں ہیں۔
قُلْ لَا تَسْأَلُونَنَا عَمَّا أَجْرَمْنَا	فرمائیے ہمیں پوچھا جائے گا تم سے اُس کے بارے میں جو ہم نے جرم کیا ہے

اور نہ ہم سے پوچھا جائے گا اُس کے بارے میں جو تم کر رہے ہو۔	وَلَا تُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۵﴾
فرمائیے جمع کرے گا ہم سب کو ہمارا رب	قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا
پھر فیصلہ فرمائے گا ہمارے درمیان حق کے ساتھ	ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ
اور وہی خوب فیصلہ فرمانے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿۲۶﴾
فرمائیے مجھے دکھاؤ وہ کہ جنہیں تم نے ملایا ہے اللہ کے ساتھ شریک بنا کر	قُلْ ادُّوْنِي الَّذِينَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاءَ كَلَّا
ہر گز نہیں بلکہ وہ اللہ ہی ہے بہت زبردست، کمالِ حکمت والا۔	بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾

مشرکین سے جب بھی دریافت کیا جاتا کہ آسمانوں اور زمین سے بندوں کو رزق کون عطا کرتا ہے؟ وہ اپنی خاموشی یا اقرار کے ذریعہ تسلیم کرنے پر مجبور تھے کہ یہ احسان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ اب جو شخص محسن حقیقی اللہ سبحانہ تعالیٰ کو ہی معبود مانتا ہو اور ایک دوسرا شخص بے اختیار ہستیوں کو معبود قرار دیتا ہو تو دونوں ہدایت پر نہیں ہو سکتے۔ بلاشبہ ایک ہدایت پر ہے اور دوسرا گمراہی پر۔ عنقریب روزِ قیامت اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادے گا کہ کون ہدایت پر تھا اور کون گمراہ تھا۔ مشرکین سے جب بھی سوال کیا جاتا کہ محسن حقیقی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے کہاں یہ فہرست دی ہے کہ فلاں فلاں ہستیاں میرے ساتھ اختیارات میں شریک ہیں تو وہ لا جواب ہو جاتے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ وہی زبردست اور عظیم حکمت والا ہے۔

آیت ۲۸

نبی اکرم ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول ہیں

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ	اور اے نبی! ہم نے نہیں بھیجا آپ کو
إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا	مگر تمام لوگوں کے لئے بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۸﴾	اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ نے کئی رسول بھیجے لیکن نبی اکرم ﷺ اپنی تین خصوصیات کی وجہ سے رسولِ کامل ہیں:

- i- آپ ﷺ سے پہلے رسول صرف اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے تھے جبکہ آپ ﷺ کی رسالت قیامت تک آنے والے تمام انسانوں اور جنات کی طرف ہے۔
- ii- آپ ﷺ سے قبل ہر رسول کی رسالت ایک خاص علاقہ تک محدود تھی۔ آپ ﷺ کی رسالت پورے کرہ ارضی کے لیے ہے۔
- iii- آپ ﷺ سے پہلے ہر رسول کی رسالت ایک محدود مدت تک تھی۔ آپ ﷺ کی رسالت قیامت تک جاری و ساری رہے گی اور اب کوئی نبی اور رسول نہیں بھیجا جائے گا۔

آیات ۲۹ تا ۳۰

عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا؟

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ	اور وہ کہتے ہیں کب پورا ہوگا یہ (عذاب کا) وعدہ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۹﴾	اگر تم سچے ہو؟

اے نبی! فرمائیے تمہارے لیے ایک دن کا طے شدہ وعدہ ہے	قُلْ لَّكُمْ مَبِيعَاتُ يَوْمٍ
تم پیچھے نہ رہ سکو گے اُس سے ایک گھڑی	لَا تَسْتَخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً
اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔	وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۝۳۴

جب بھی نافرمان قوموں کو اُن کی بد اعمالیوں کی وجہ سے عذاب کے خطرہ سے ڈرایا گیا تو وہ اپنی اصلاح کی طرف مائل نہیں ہونیں بلکہ پلٹ کر پوچھا کہ بتاؤ عذاب کا یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ اس طنزیہ سوال کا جواب اُسی لہجہ میں یوں دیا گیا کہ عذاب تو ضرور واقع ہو کر رہے گا۔ جب وہ واقع ہوگا تو کسی کو ایک لمحہ کی بھی مہلت نہیں دی جائے گی۔ خیر اسی میں ہے کہ عذاب کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے توبہ کر لی جائے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا راستہ اختیار کیا جائے۔

آیات ۳۱ تا ۳۳

دنیا دار قائدین کی پیروی کا انجام

اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
ہم ہر گز ایمان نہیں لائیں گے اس قرآن پر	كُنْ تَوْمِنَ بِهَذَا الْقُرْآنِ
نہ اُس پر جو اس سے پہلے ہے	وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
کاش تم دیکھو جب یہ ظالم کھڑے کیے ہوئے ہوں گے اپنے رب کے پاس	وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ
رد کر رہا ہوگا ایک دوسرے کی بات کو	يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ
کہیں گے وہ جو کمزور تھے	يَقُولُ الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا

لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا	اُن سے جو بڑے بنتے تھے (دنیا میں)
كَوْلَا اَنْتُمْ	اگر تم نہ ہوتے
لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿۳۱﴾	تو ہم ضرور ایمان لانے والے ہوتے۔
قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا	کہیں گے وہ جو بڑے بنتے تھے
لِلَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا	اُن سے جو کمزور تھے
اَنْحُنْ صَدَدْنَكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَاۤءَكُمْ	کیا ہم نے روکا تھا تمہیں ہدایت سے اس کے بعد کہ جب وہ آئی تھی تمہارے پاس
بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾	بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔
وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا	اور کہیں گے وہ جو کمزور تھے
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا	اُن سے بڑے بنتے تھے
بَلْ مَكْرُ الْاَيْلِ وَالنَّهَارِ	بلکہ یہ تمہارا رات اور دن کا فریب تھا
اِذْ تَاْمُرُوْنَ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ	جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم کفر کریں اللہ کا
وَنَجْعَلَ لَهُ اَنْدَادًا	اور ہم ٹھہرائیں اُس کے لیے شریک
وَاسْرُوْا النَّدَامَةَ لَهَاۤ اَوَّ الْعَذَابِ	اور وہ چھپائیں گے ندامت کو جب دیکھیں گے عذاب
وَجَعَلْنَا الْاَغْلَلَ فِيۢ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اور ہم ڈال دیں گے طوق اُن کی گردنوں میں جنہوں نے کفر کیا

هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۴﴾

اُنہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر اُسی کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

وحی اور رسالت کا انکار کرنے والے بڑے تکبر سے کہتے ہیں کہ نہ ہم قرآن کو مانتے ہیں اور نہ ہی کسی سابقہ آسمانی کتاب کو۔ ایسے گمراہ کن تصورات رکھنے والے خود بھی بھٹکے ہوئے ہیں اور اپنی گفتگو اور تحریروں کے ذریعہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ روزِ قیامت اُن کی پیروی کرنے والے شکوہ کریں گے کہ تم نہ ہوتے تو ہم بھی سیدھی راہ پر چل کر کامیاب ہو جاتے۔ گمراہ کرنے والے پلٹ کر کہیں گے کہ ہمیں تم پر کوئی اختیار حاصل نہ تھا۔ تمہارے پاس ہدایت آپچی تھی۔ تم خود جرائم کی لذت کے مزے جاری رکھنا چاہتے تھے اور اس کے لیے جواز کی تلاش میں تھے۔ پیروی کرنے والے کہیں گے کہ ہر گز نہیں بلکہ تم نئے نئے دلائل پیش کر کے اپنے گمراہ کن نظریات کو ہمارے ذہنوں میں خوب پکا کر رہے تھے۔ شرک کے حق میں ایک سے بڑھ کر ایک جواز پیش کر کے تم ہی نے ہمیں توحید کی طرف آنے سے محروم کر دیا تھا۔ اب وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوں گے لیکن قیامت کے روز یہ ندامت فائدہ مند نہ ہوگی۔ گمراہ کرنے والے قائدین اور اُن کے پیروکار جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک لوگوں کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۴ تا ۳۶

دولت کی فراوانی اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت نہیں ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ	اور ہم نے نہیں بھیجا کسی بستی میں کوئی خبردار کرنے والا
إِلَّا قَالُوا مُتْرَفُوهُمْ	مگر کہا اُس کے خوشحال لوگوں نے
إِنَّا بِنَا أَرْسَلْتُمْ بِهِ كُفْرُونَ ﴿۳۵﴾	بے شک ہم اُس کا جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو انکار کرنے والے ہیں۔
وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا	اور اُنہوں نے کہا ہم بہت آگے ہیں مال اور اولاد میں

اور ہم ہر گز عذاب دیے جانے والے نہیں ہیں۔	وَمَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِينَ ﴿۳۵﴾
اے نبی! فرمائیے بے شک میرا رب کشادہ کرتا ہے روزی جس کے لیے چاہے	قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ
اور تنگ کرتا ہے (جس کے لیے چاہے)	وَيَقْدِرُ
اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۶﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جب بھی کسی بستی میں کوئی رسول آئے تو بستی کے آسودہ حال لوگوں نے اوّل اوّل اُن کی مخالفت کی۔ دولت کی فراوانی اور اولاد کی کثرت کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے کی علامت قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ اگر اللہ ہم سے راضی نہ ہوتا تو یہ نعمتیں کیوں دیتا؟۔ کیسے ممکن ہے کہ اللہ یہاں تو ہم پر نعمتوں کی بارش کر رہا ہے اور آخرت میں جا کر ہمیں عذاب دے؟ دراصل اُن لوگوں نے دنیا میں رزق کی تقسیم کی حکمت کو نہیں سمجھا۔ وہ غلط فہمی میں پڑ گئے کہ دولت مند اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور غرباء اُس کے غضب میں مبتلا ہیں۔ دنیا میں اکثر ناپاک کردار کے لوگ نہایت خوشحال اور پاکیزہ کردار کے لوگ بڑے تنگدست ہوتے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ کو شریرو خبیث لوگ پسند ہیں اور پاکیزہ اخلاق کے لوگوں سے نفرت ہے؟ درحقیقت خوشحالی اور تنگدستی دونوں صورتیں امتحان کی ہیں۔ ایک شکر کا امتحان ہے اور دوسرا صبر کا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے وہ ہیں جو خوشحالی میں شاکر اور تنگدستی میں صابر ہوں۔

آیات ۳۷ تا ۳۹

اللہ تعالیٰ کی قربت مال و اولاد سے نہیں، نیکیوں سے ملتی ہے

اور نہ تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد وہ ہے جو نزدیک کر دے تمہیں ہمارے ہاں قربت میں	وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ
---	--

إِلَّا مَنْ أَمَنَّ	سوائے اُس کے جو ایمان لایا
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور عمل کرتا رہا اچھا
فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضَّعْفِ بِمَا عَمِلُوا	تو یہی لوگ ہیں جن کے لیے دوگنا بدلہ ہے بسبب اُس کے جو انہوں نے عمل کیا
وَهُمْ فِي الْعُقُوفِ أَمْنُونَ ﴿٢٤﴾	اور وہ بالا خانوں میں بے خوف ہوں گے۔
وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ	اور وہ لوگ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیات میں (انہیں) نیچا دکھانے والا ہوتے ہوئے
أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿٢٥﴾	یہی لوگ ہیں جو عذاب میں حاضر کیے ہوئے ہوں گے۔
قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ	اے نبی! فرمائیے بے شک میرا رب کثادہ کرتا ہے روزی جس کے لیے چاہے اپنے بندوں میں سے
وَيَقْدِرُ لَهُ	اور تنگ کرتا ہے اُس کے لیے
وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ	اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو کسی چیز میں سے تو وہ بدلہ دیتا ہے اُس کا
وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٢٦﴾	اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے والی چیز مال اور اولاد نہیں ہے بلکہ ایمان و عمل صالح ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ (ترمذی)

"بے شک اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتیں اور مال، اور لیکن وہ دیکھتا ہے تمہارے دل اور اعمال۔"

گویا مال اور اولاد سے صرف اُس صورت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے جب مال کو اُس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت کے ذریعہ اُس کی بندگی کی طرف لانے کی کوشش کی جائے۔ مزید ارشاد ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تبلیغ اور اُن پر عمل میں رکاوٹ ڈالتے ہیں وہ تباہ و برباد ہوں گے۔ جو لوگ مال و دولت کو نیکی اور بھلائی کے فروغ کے لیے لگاتے ہیں عنقریب اپنے انفاق کا کئی گنا اجر پائیں گے۔

آیات ۴۰ تا ۴۲

مشرکین شیطانوں کی عبادت کرتے ہیں

وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ جَمِيعًا	اور اُس روز اللہ جمع کرے گا انہیں سب کے سب کو
ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَكَةِ	پھر کہے گا فرشتوں سے
اِهْؤُلَاءِ اِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿۴۰﴾	کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟
قَالُوا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ	عرض کریں گے فرشتے تو پاک ہے اے اللہ!
وَلَيْنَا مِنْ دُونِهِمْ	تو ہمارا دوست ہے اُن کے بجائے
بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ	بلکہ وہ عبادت کیا کرتے تھے جنات کی
اَكْثَرَهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ﴿۴۱﴾	اُن میں سے اکثر انہی پر ایمان رکھنے والے تھے۔
فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا	پس اختیار نہیں رکھتا تم میں سے ایک دوسرے کے لیے نفع کا
وَلَا ضَرًّا	اور نہ ہی نقصان کا

وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا	اور ہم کہیں گے اُن سے جنہوں نے ظلم کیا
ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿۳۶﴾	چکھو اُس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

روز قیامت اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا کہ کیا مشرکین تمہیں میری سیٹیاں قرار دے کر تمہاری عبادت کرتے تھے؟ فرشتے کہیں گے کہ نہیں بلکہ وہ شیطانوں کی عبادت کرتے تھے۔ گویا عبادت سے مراد ہے دلی آمادگی سے کسی کی اطاعت کرنا۔ شیطانوں نے مشرکین کو مشرکانہ تصورات سکھائے اور انہوں نے یہ تصورات قبول کر کے شرک جیسے سنگین جرم کا ارتکاب کیا۔ مشرکین کو پورا یقین تھا کہ فرشتے روز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کی سفارش کریں گے لیکن وہاں معاملہ برعکس ہو گا۔ فرشتے اُن سے اعلانِ بیزاری کریں گے اور اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ اب چکھو اپنے شرک اور بد اعمالیوں کا مزہ۔ اے اللہ! ہمیں ہر قسم کے شرک سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیات ۴۳ تا ۴۵

شرک کرنے والوں کی ہٹ دھرمی

وَإِذَا تَنَادَىٰ عَلَيْهِمْ إِيْتِنَا بَيِّنَاتٍ	اور جب تلاوت کی جاتی ہیں اُن پر ہماری واضح آیات
قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ	وہ کہتے ہیں یہ نہیں ہے مگر ایک آدمی جو چاہتا ہے
أَنْ يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانُ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ	کہ روک دے تمہیں اُن سے جن کی عبادت کرتے تھے تمہارے باپ دادا
وَقَالُوا مَا هَذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى	اور وہ کہتے ہیں یہ نہیں ہے مگر ایک گھڑا ہوا جھوٹ
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ	اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا حق کے بارے میں جب وہ آیا اُن کے پاس

یہ نہیں ہے مگر کھلا جادو۔	إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝۳۳
حالانکہ ہم نے نہیں دیں انہیں کوئی کتابیں جنہیں وہ پڑھتے ہوں	وَمَا آتَيْنَهُمْ مِّنْ كِتَابٍ يَّدْرُسُونَهَا
اور نہ ہم نے بھیجا ہے اُن کی طرف آپ سے پہلے اے نبی! کوئی خبردار کرنے والا۔	وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيرٍ ۝۳۴
اور جھٹلایا انہوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے	وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور یہ نہیں پہنچے اُس کے دسویں حصے کو بھی جو ہم نے دیا تھا انہیں	وَمَا بَلَغُوا مَعْشَارَ مَا آتَيْنَهُمْ
پس انہوں نے جھٹلایا میرے رسولوں کو	فَكَذَّبُوا رَسُولِي
تو میرا عذاب کیسا تھا؟	فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝۳۵

کفار کے سامنے جب ایسی آیات بیان کی جاتی ہیں جو توحید کی سچائی اور شرک کی گمراہی کو واضح طور پر ثابت کر رہی ہوتی ہیں تو وہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

i۔ رسول محض ہماری طرح کے ایک انسان ہیں جو ہمیں اُن معبودوں کی بندگی سے روکنا چاہتے ہیں جن کی بندگی ہمارے آباء و اجداد کرتے چلے آئے ہیں۔

ii۔ رسول کی تعلیمات اللہ کی طرف سے نہیں ہیں۔ یہ اُن کے خود ساختہ تصورات ہیں۔

iii۔ رسول کی تعلیمات دراصل ایک کھلا جادو ہیں جنہوں نے کئی انسانوں کی سوچ اور عمل کو بالکل ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔

اس ہٹ دھرمی کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ہمارے رسول ﷺ کی دعوت پر تبصرے اپنی سوچ سے کر رہے ہیں۔ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہدایت نہیں جس کی بنیاد پر وہ اپنے اعتراضات پیش کر رہے ہوں۔ ہر رسول کے ساتھ

ہٹ دھرمی کرنے والوں نے ایسا ہی طرزِ عمل اختیار کیا۔ ماضی میں یہ جرم کرنے والے انتہائی طاقتور تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی پکڑ نے آخر کار انہیں نیست و نابود کر دیا۔ مکہ والوں کی طاقت تو سابقہ مجرموں کی طاقت کا عشرِ عشر بھی نہیں۔ اگر یہ سیدنا محمد ﷺ کی پیش کردہ تعلیمات کو جھٹلائیں گے تو ان کا بھی برا انجام ہوگا۔

آیات ۴۶ تا ۵۰

اے نبی! فرمائیے بے شک میں تو نصیحت کرتا ہوں تمہیں ایک ہی بات کی	قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ
کہ تم کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لیے دو دو اور ایک ایک کر کے پھر غور کرو	أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِيَ وَفَرَادَى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا
نہیں ہے تمہارے ساتھی (سیدنا محمدؐ) کو کوئی جنون	مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جَنَّةٍ
وہ نہیں ہیں مگر خبردار کرنے والے تمہیں شدید عذاب سے پہلے۔	إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝۳۶
فرمائیے جو بھی میں نے مانگا ہے تم سے کوئی اجر	قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ
تو وہ تمہارے لیے ہے	فَهُوَ لَكُمْ
نہیں ہے میرا اجر مگر اللہ پر	إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ
اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔	وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝۳۷

[illegible]

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ	فرمائیے بے شک میرا ربّ ضرب لگا رہا ہے حق کے ساتھ (باطل پر)
عَلَامُ الْغُيُوبِ ﴿٣٨﴾	وہ جاننے والا ہے تمام غیبوں کو۔
قُلْ جَاءَ الْحَقُّ	فرمائیے حق آچکا ہے
وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٣٩﴾	اور نہ پہل کر سکتا ہے باطل اور نہ دوبارہ کچھ کر سکتا ہے۔
قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَى نَفْسِي	فرمائیے اگر (بالفرض) میں گمراہ ہوا تو بے شک میں گمراہ ہوں گا اپنی ہی جان پر (ظلم کرتے ہوئے)
وَإِنْ اهْتَدَيْتُ	اور اگر میں نے ہدایت پائی
فَبِأَيِّ حُجٍّ إِلَىٰ رَبِّي	تو یہ ہے اُس کی وجہ سے جو وحی کرتا ہے میری طرف میرا ربّ
إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٤٠﴾	بے شک وہ سب کچھ سننے والا ہے، بہت قریب ہے۔

ان آیات میں مشرکین مکہ کو بڑی دل سوزی کے ساتھ دعوت دی گئی کہ وہ غور کریں:

- i۔ نبی اکرم ﷺ ہر گز کوئی مجنوں نہیں ہیں۔ کیا کوئی مجنوں اتنے اعلیٰ اخلاقی کردار کا حامل ہو سکتا ہے۔
- ii۔ نبی اکرم ﷺ تمہارے خیر خواہ ہیں جو تمہیں شدید عذاب سے محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
- iii۔ نبی اکرم ﷺ کی دعوت بے غرض ہے۔ وہ تم سے کوئی نذرانہ یا بدلہ نہیں مانگ رہے۔
- iv۔ نبی اکرم ﷺ تمہارے سامنے ایسا حق بیان کر رہے ہیں جو باطل پر ضربیں لگا رہا ہے اور جس کی صداقت کی گواہی تمہارے دل بھی دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غیب کا عالم ہے اور وہ جانتا ہے کہ تمہارا باطن حق کو تسلیم کر رہا ہے۔

v - حق نے آکر واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر معبود باطل ہیں۔ اب باطل بے بس اور کمزور ہو چکا ہے۔ نہ وہ پہلے حق کا راستہ روک سکا اور نہ اب حق کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

vi - نبی اکرم ﷺ صاف صاف عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں کہ اگر میں بالفرض سیدھی راہ پر نہیں تو اس میں میرے نفس کا قصور ہے۔ اس کے برعکس اگر میں ہدایت پر ہوں (جس کی گواہی تمہارے دل بھی دے رہے ہیں) تو یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وحی کا فیض ہے۔

افسوس ہے کہ اتنی واضح نصیحتیں آنے کے باوجود لوگ حق کو قبول کرنے سے انکاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین !

آیات ۵۱ تا ۵۴

عذاب آنے کے بعد توبہ قبول نہ ہوگی

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فِرْعَوْنُ	اور کاش! تم دیکھو جب وہ گھبرا جائیں گے
فَلَا فَوْتَ	پھر نہ ہوگی بچ نکلنے کی کوئی صورت
وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝۵۱	اور وہ پکڑ لیے جائیں گے قریب کی جگہ سے۔
وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ	اور وہ کہیں گے ہم ایمان لے آئے اس پر
وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاطُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝۵۲	اور کہاں ہوگا اُن کے لیے حاصل کر لینا (ایمان کا) دور کی جگہ سے۔
وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ	حالانکہ بلاشبہ وہ کفر کرتے رہے اس کا اس سے پہلے
وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝۵۳	اور وہ چلاتے رہے تیر تکے بن دیکھے (یعنی اعتراضات

کرتے رہے بلا تحقیق) بہت دور کی جگہ سے۔	
اور رکاوٹ ڈال دی جائے گی اُن کے درمیان	وَحِيلَ بَيْنَهُمُ
اور اُن چیزوں کے درمیان جن کی وہ خواہش کریں گے	وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ
جیسا کہ کیا گیا ان جیسے لوگوں کے ساتھ اس سے پہلے	كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّن قَبْلُ
یقیناً وہ ایسے شک میں پڑے ہوئے تھے جو بے چین رکھنے والا تھا۔	إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّريبٍ ﴿۵۴﴾

ان آیات میں حق کا انکار کرنے والوں اور اُس پر بے بنیاد اعتراضات کرنے والوں کو برے وقت سے خبردار کیا جا رہا ہے۔ وہ وقت کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت اچانک اُنہیں آگھیرے گی۔ اُس وقت وہ لرزتے ہوئے اقرار کریں گے کہ ہم نے حق قبول کر لیا۔ لیکن اُس وقت حق کی قبولیت اور اُس کا ساتھ دینے کا وقت گزر چکا ہوگا۔ پھر اُنہیں اُن نعمتوں سے محروم کر دیا جائے گا جو نفس انسانی کو مرغوب ہیں۔ اُن کا انجام وہی ہوگا جو اُن مجرموں کا ہوا جو ماضی میں گزرے ہیں۔ افسوس کہ یہ بدنصیب ان حقائق کے بارے میں بڑے گہرے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

سورہ سورہ فاطر

عظمت باری تعالیٰ کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت اور رحمت کے کئی مظاہر بڑے مؤثر اسلوب سے بیان کیے گئے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۷ عظمت و قدرت باری تعالیٰ
- آیات ۱۸ تا ۲۶ نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی
- آیات ۲۷ تا ۳۱ اللہ تعالیٰ کے مادی و روحانی احسانات
- آیات ۳۲ تا ۳۷ شکر گزاری اور ناشکری کا انجام
- آیات ۳۸ تا ۴۵ عظمت و قدرت باری تعالیٰ

آیات ۱ تا ۲

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	کل شکر اللہ کے لیے ہے جو بنانے والا ہے آسمانوں اور زمین
جَاعِلِ الْمَلَكِ رُسُلًا أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ مَّقْشُورٍ وَثُلُثٍ وَرُبْعٍ	بنانے والا ہے فرشتوں کو پیغامبر جو دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں
يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ	وہ اضافہ کرتا ہے تخلیق میں جو چاہتا ہے

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔	إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ①
جو کچھ کھول دے اللہ لوگوں کے لیے رحمت میں سے	مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ
تو نہیں ہے کوئی بند کرنے والا اُسے	فَلَا مُمْسِكَ لَهَا
اور جو وہ بند کر دے تو کوئی بھیجے والا نہیں اُسے اُس کے بعد	وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مَرْسَلٍ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ
اور وہی زبردست، کمالِ حکمت والا ہے۔	وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ②

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے مظاہر بیان کر رہی ہیں۔ وہی تمام آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔ اُسی نے فرشتوں جیسی عظیم مخلوق پیدا فرمائی۔ وہ کئی امور انجام دیتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات انبیاء تک پہنچاتے ہیں۔ فرشتوں کا اپنا کوئی اختیار نہیں بلکہ وہ اپنے خالق کی فرمانبرداری کے پابند ہیں۔ اُن میں کچھ دو، کچھ تین اور کچھ چار پر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تخلیق میں جس طرح چاہتا ہے اضافہ فرماتا رہتا ہے۔ فرشتوں کے پروں کی انتہائی تعداد چار ہی تک محدود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض فرشتوں کو اس سے بھی زیادہ پر عطا فرمائے ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبریلؑ کو ایک مرتبہ اس شکل میں دیکھا کہ اُن کے چھ سو پر تھے (بخاری، مسلم)۔ مزید ارشاد ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ بندوں کے لیے اپنی رحمت کا فیض جاری فرمادے تو اُسے کوئی نہیں روک سکتا۔ اور اگر وہ بندوں پر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر دے تو اُسے کوئی کھول نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

آیات ۳ تا ۴

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد رکھو

اے لوگو! یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
ہے کوئی خالق اللہ کے سوا جو رزق دیتا ہے تمہیں آسمان اور	هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَ

الْأَرْضِ	زمین سے
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	نہیں ہے کوئی معبود اُس کے سوا
فَأَنْتُمْ تُؤْفِكُونَ ﴿٢٦﴾	تو کہاں سے تم بہکائے جاتے ہو؟
وَإِنْ يَكْذِبُوكَ	اور اے نبی! اگر وہ آپ کو جھٹلاتے ہیں
فَقَدْ كَذَبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ	تو جھٹلایا گیا تھا آپ سے پہلے بھی رسولوں کو
وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٢٧﴾	اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تمام معاملات۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہر شے کا خالق ہے۔ وہ جملہ مخلوقات کے لیے آسمان سے رزق کے فیصلے اور بارش نازل کرتا ہے اور زمین سے رزق پیدا فرماتا ہے۔ بلاشبہ معبودِ حقیقی صرف وہی ہے۔ یہ حقائق سامنے آنے کے باوجود کچھ ایسے بد بخت ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے پیش کی جانے والی توحید کی دعوت کو جھٹلا رہے ہیں۔ آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ماضی میں بھی رسولوں کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ آپ ﷺ غمگین نہ ہوں۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ تمام معاملات کا فیصلہ فرمادے گا۔

آیات ۵ تا ۷

دنیا اور شیطان کے فریب سے بچو

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ	اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے
فَلَا تَغُرَّكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	تو ہر گز نہ ڈالے دھوکہ میں تمہیں دنیا کی زندگی
وَلَا يَغُرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ﴿٥﴾	اور ہر گز نہ ڈالے دھوکہ میں تمہیں اللہ کے بارے میں بہت بڑا دھوکہ باز۔

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے	إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ
تو سمجھو اسے دشمن	فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا
بے شک وہ صرف اس لیے بلاتا ہے اپنے گروہ والوں کو	إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ
تاکہ وہ ہو جائیں بھڑکتی ہوئی آگ والوں میں سے۔	لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ①
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	الَّذِينَ كَفَرُوا
اُن کے لیے شدید عذاب ہے	لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ
اور وہ لوگ جو ایمان لائے	وَالَّذِينَ آمَنُوا
اور انہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اُن کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔	لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ②

یہ آیات تمام انسانوں کو خبردار کر رہی ہیں کہ وہ دنیا کی زندگی کی رعنائیوں میں کھو کر آخرت کو نہ بھول جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان انہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دے۔ مولانا مودودی اس حوالے سے آیت ۵ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"اللہ کے بارے میں دھوکا دینے سے مراد یہ ہے کہ وہ کچھ لوگوں کو تو یہ باور کرائے کہ اللہ سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ کچھ لوگوں کو اس غلط فہمی میں ڈالے کہ اللہ ایک دفعہ دنیا کو حرکت دے کر الگ جا بیٹھا ہے، اب اُسے اپنی بنائی ہوئی اس کائنات سے عملاً کوئی سروکار نہیں ہے۔ کچھ لوگوں کو یہ چکر دے کہ اللہ کائنات کا انتظام تو بے شک کر رہا ہے، مگر اُس نے انسانوں کی رہنمائی کرنے کا کوئی ذمہ نہیں لیا ہے، اس لیے یہ وحی و رسالت محض ایک ڈھکوسلا ہے۔ کچھ لوگوں کو یہ جھوٹے بھروسے دلائے کہ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے، تم خواہ کتنے ہی گناہ کرو، وہ بخش دے گا، اور اُس کے کچھ پیارے ایسے ہیں کہ اُن کا دامن تھام لو تو بیڑا پار ہے۔"

بلاشبہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے لیکن وہ نافرمانیوں پر سزا دینے والا بھی ہے۔ اُس نے شریعت اس لیے دی ہے کہ اس پر عمل ہو۔ لہذا شریعت پر عمل کرنے والے اور شریعت کو ترک کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ شیطان خود تو جہنم میں جائے گا، وہ اس کوشش میں ہے کہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ برباد کر دے۔ وہ انسانوں کا کھلا دشمن ہے۔ اُس کی پیروی کرنے والے سخت عذاب سے دوچار ہوں گے۔ اس کے برعکس جن لوگوں نے شیطان کی ترغیبات کو ٹھکرا کر شریعت کی پابندیوں کو اختیار کیا ان کے لیے بخشش اور بہت بڑے اجر کی بشارت ہے۔

آیت ۸

بد نصیبی کی انتہا... برائی پر فخر کرنا

پھر کیا وہ شخص مزین کر دی گئی جس کے لیے برائی اُس کے عمل کی	اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ
پھر وہ دیکھتا ہے اُسے اچھا (نیک انسان کی طرح ہو سکتا ہے؟)	فَرَاهُ حَسَنًا
تو بے شک اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے	فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ
اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے	وَيَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ
(سوائے نبی!) کہیں چلی نہ جائے آپ کی جان اُن پر حسرتیں کرتے ہوئے	فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَتٍ
بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے اُسے جو وہ کر رہے ہیں۔	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۸

ایک انسان کی بد نصیبی اور محرومی کا آخری درجہ ہے کہ اُس کا ضمیر مردہ ہو جائے اور وہ برائی پر ندامت کے بجائے فخر کرے۔ ایسا شخص توبہ اور اصلاح سے محروم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے ہدایت نہیں دیتا۔ بلاشبہ ہدایت کل کی کل اللہ ہی کی توفیق سے ملتی ہے

۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ وہ برائیوں پر جری ہونے والوں کی محرومی پر حسرت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کی نیت سے واقف ہے اور بہتر جانتا ہے کہ کسے محروم رکھنا ہے اور کسے سعادت دینی ہے؟ پھر وہ خوب جانتا ہے کہ کون کیا کر رہا ہے؟ وہ ہر ایک کو اُس کے کیے کا بدلہ دے دے گا۔

آیت ۹

زمین کو زندہ کرنے والا تمہیں بھی زندہ کرے گا

وَاللّٰهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیْحَ	اور اللہ وہ ہے جس نے بھیجا ہواؤں کو
فَتَثْبِرُ سَحَابًا	تو وہ اٹھلاتی ہیں بادل
فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّيِّتٍ	پھر ہم نے ہانک دیا اُسے مردہ زمین کی طرف
فَاَحْيَيْنَا بِهٖ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا	پھر ہم نے زندہ کیا اُس کے ساتھ زمین کو اُس کی موت کے بعد
كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹	اسی طرح دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔

یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی کی شان ہے کہ وہ ہواؤں کے ذریعہ بھاری بھاری بادل اٹھا کر لاتا ہے۔ پھر اُن بادلوں کو ایک مردہ زمین پر برسا دیتا ہے۔ بارش سے مردہ زمین زندہ اور سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے وہ روزِ قیامت تمام انسانوں کو بھی زندہ کرے گا۔

آیت ۱۰

عزت قرآن کے ذریعہ ملے گی

مَنْ كَانَ يُرِیْدُ الْعِزَّةَ	جو کوئی چاہتا ہے عزت
--------------------------------	----------------------

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا	تو اللہ ہی کے لیے ہے عزت ساری کی ساری
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ	اُسی کی طرف چڑھتی ہے ہر پاکیزہ بات
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ	اور نیک عمل بلند کرتا ہے اُسے
وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السُّبَّاتِ	اور جو لوگ سازشیں کرتے ہیں برائیوں کی
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ	اُن کے لیے بہت سخت عذاب ہے
وَمَكْرُؤٌ لَّكَ هُوَ يَبُورُ ۝۱۰	اور اُن کی سازشیں برباد ہوں گی۔

عزت کل کی کل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جو عزت حاصل کرنا چاہے اُسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ پاکیزہ نظریہ قبول کرے اور اس نظریہ کی سر بلندی کے لیے بھرپور جدوجہد کرے۔ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ پاکیزہ نظریہ قرآن حکیم ہے۔ اگر قرآن حکیم کو سمجھا جائے، اُس پر عمل کیا جائے، اُس کی دعوت کو پھیلایا جائے اور اُس کی تعلیمات کے نفاذ کے لیے تن من دھن لگایا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے سعادت مندوں کو ضرور سرخرو فرمائے گا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ (مسلم)

"بے شک اللہ عروج دے گا اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ قوموں کو اور پست کر دے گا اس کتاب (کو چھوڑنے) کی وجہ سے دوسروں کو"۔

اس کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ناقدی کرتے ہیں اور اُس کی تعلیمات کو جاری و ساری ہونے سے روکتے ہیں، وہ ذلیل اور رسوا ہو کر رہیں گے۔

آیت ۱۱

ہر انسان سرِ اِپا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ	اور اللہ نے پیدا کیا تمہیں مٹی سے
ثُمَّ مِّنْ تُطْفَاةٍ	پھر ایک نطفہ سے
ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا	پھر بنایا تمہیں جوڑے
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ	اور نہیں حمل اٹھاتی کوئی مادہ اور نہ جنم دیتی ہے (بچہ کو) مگر اُس کے علم سے
وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ	اور نہ عمر بڑھائی جاتی ہے کسی عمر پانے والے کی
وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ	اور نہ کمی کی جاتی ہے اُس کی عمر میں
إِلَّا فِي كِتَابٍ	مگر ایک کتاب میں (یہ درج) ہے
إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝۱۱	بلاشبہ یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

یہ آیت انسان پر اللہ تعالیٰ کے کامل اختیار کا نقشہ کھینچ رہی ہے۔ اُسی نے انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا۔ پھر انسان کی نسل کو نطفہ کے ذریعہ سے آگے بڑھا رہا ہے۔ وہی ہے جو انسانوں کو جوڑوں کی صورت میں پیدا فرماتا ہے۔ کب کسی خاتون کے وجود میں حمل ٹھہرتا ہے اور کب وہ بچہ کو جنم دیتی ہے، سب اُس کے علم میں ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کون سا انسان عمر کے کس مرحلے میں ہے اور اُس کی مہلت عمر ختم ہونے میں کتنا وقت باقی ہے۔ تمام انسانوں کے بارے میں مکمل علم رکھنا اُس کے لیے بہت آسان ہے۔

آیت ۱۲

دریا و سمندر اللہ تعالیٰ کی نعمت و قدرت کے شاہکار

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ	اور برابر نہیں ہیں پانی کے دونوں ذخیرے
------------------------------	--

یہ میٹھا پیاس بجھانے والا ہے	هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
خوشگوار ہے اس کا پینا	سَائِغٌ شَرَابُهُ
اور یہ نمکین کڑوا ہے	وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ
اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت	وَمِنْ كُلِّ تَاكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا
اور نکالتے ہو زینت کا سامان جو تم پہنتے ہو	وَتَسْتَخْرِجُونَ حُلِيَةً تَلْبَسُونَهَا
اور تم دیکھتے ہو کشتیوں کو اس میں پانی کو چیرتی ہوئی چلنے والی ہیں	وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاحِرَ
تاکہ تم تلاش کرو اس کے فضل میں سے	لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ
اور تاکہ تم شکر کرو۔	وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۲﴾

دریاؤں اور سمندروں کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے پانی کے دو سوتے جاری کر دیے ہیں۔ ایک کا ذائقہ میٹھا اور خوشگوار ہے۔ یہ پانی مخلوقات کی پیاس کی تسکین کرتا ہے اور کھیتوں اور باغات کو سیراب کرتا ہے۔ دوسرے کا ذائقہ نمکین اور کڑوا ہے جو ندی، نالوں اور دریاؤں سے آنے والے پانی کی کثافتیں دور کرتا ہے۔ دریاؤں اور سمندروں میں اللہ تعالیٰ نے مچھلیوں کی صورت میں انسانوں کے لیے انتہائی لذیذ اور صحت بخش گوشت وافر مقدار میں فراہم کر دیا ہے۔ دریاؤں سے ہیرے اور سونا اور سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں جن کو انسان اپنی زیب و زینت کا ذریعہ بناتا ہے۔ ان دریاؤں اور سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے وہ کشتیاں چلتی ہیں جن کے ذریعہ بڑے پیمانہ پر تجارتی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۳ تا ۱۴

خود ساختہ معبودوں کی بے بسی

یُولِجُ الْبَیْلَ فِي النَّهَارِ	وہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں
وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الْبَیْلِ	اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	اور اُس نے کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو
كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى	ہر ایک حرکت کر رہا ہے ایک مقررہ وقت کے لیے
ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّكُمْ	وہ اللہ تمہارا رب ہے
لَهُ الْمُلْكُ	اُسی کے لیے ہے بادشاہی
وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ	اور وہ جنہیں تم پکارتے ہو اُس کے سوا
مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿۱۳﴾	وہ اختیار نہیں رکھتے کھجور کی گٹھلی کے چھلکے پر۔
إِنْ تَدْعُوهُمْ	اگر تم پکارو گے انہیں
لَا يَسْعَوْا تَدْعُوهُمْ	وہ نہیں سینیں گے تمہاری پکار
وَلَوْ سَبْعُوا	اور اگر وہ سن لیں
مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ	جواب نہیں دیں گے تمہیں
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بَشْرِكُمْ	اور روزِ قیامت انکار کریں گے تمہارے شرک کا

وَلَا يَنْبَغُكَ	اور کوئی نہ بتائے گا آپ کو
مِثْلُ خَبِيرٍ ⑬	اُس خوب جاننے والے کی طرح۔

اُن آیات میں اللہ تعالیٰ کے وسیع اختیار اور خود ساختہ معبودوں کی در ماندگی کا بیان ہے۔ کائنات کا پورا نظام اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے چل رہا ہے۔ رات اور دن کا الٹ پھیر اور سورج و چاند کی گردش اُسی کے اذن سے جاری ہے۔ تمام مخلوقات کا رب وہی ہے اور ہر شے پر اُسی کی بادشاہت و اختیار قائم ہے۔ اُس کے سوا جن خود ساختہ معبودوں کو پکارا جا رہا ہے وہ تو ایک کھجور کی گٹھلی سے لپٹی ہوئی جھلی کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اگر اُنہیں پکارا جائے تو وہ نہیں سنتے، سن بھی لیں تو حاجت روائی نہیں کر سکتے۔ روزِ قیامت وہ مشرکین کے باطل عقائد اور جرائم سے اعلانِ براءت کر کے اُن کی حسرت میں اضافہ کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں حقائق سے آگاہ فرمایا ہے تاکہ ہم حق کی پیروی کر کے برے انجام سے بچ جائیں اور ہمیشہ ہمیش کی راحتیں حاصل کر لیں۔

آیات ۱۵ تا ۱۸

اللہ تعالیٰ غنی اور ہم فقیر ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ	اے لوگو! تم سب محتاج ہو اللہ کے
وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ⑮	اور اللہ بے نیاز، تمام تعریفوں کے لائق ہے۔
إِنْ يَشَاءْ يُدْهِبْكُمْ	اگر وہ چاہے تو لے جائے تمہیں
وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ⑯	اور لے آئے ایک نئی مخلوق۔
وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بَعِزٌّ ⑰	اور یہ اللہ پر کچھ مشکل نہیں۔
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى	اور نہ اٹھائے گی کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری

جان کا بوجھ	
اور اگر بلائے گی کوئی بوجھ سے لدی ہوئی جان اپنے بوجھ کی طرف	وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جِلْهَآ
نہیں اٹھایا جائے گا اُس میں سے کچھ بھی	لَا يَحْصُلُ مِنْهُ شَيْءٌ
اگرچہ وہ قرابت دار ہی ہو	وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ
بے شک اے نبی! آپ تو خبردار کر سکتے ہیں صرف اُن کو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے	إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ
اور جنہوں نے قائم کی نماز	وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
اور جو پاکیزہ ہوتا ہے تو وہ صرف اپنے لیے ہی پاکیزہ ہوتا ہے	وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ
اور اللہ ہی کی طرف لوٹتا ہے۔	وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝۱۸

یہ آیات بندوں کو اُن کی اوقات سے آگاہ کر رہی ہیں۔ تمام انسان اللہ تعالیٰ کی عنایات کے محتاج اور اُس کے در کے فقیر ہیں جبکہ وہ تمام مخلوقات سے غنی ہے۔ کائنات میں اُس کی حمد و ثناء جاری و ساری ہے۔ وہ جب چاہے کسی قوم کو ہلاک کر دے اور اُس کی جگہ کسی اور کو دنیا کی نعمتوں کا امین بنا دے۔ روزِ قیامت ہر انسان اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اُس روز کسی گناہ گار کے گناہوں کا بوجھ کوئی نہ اٹھا سکے گا۔ کوئی قریبی رشتہ دار بھی گناہ گار کی مدد کے لیے تیار نہ ہوگا۔ اِن حقائق کا علم اسی انسان پر اثر ڈالتا ہے جس کا ضمیر زندہ ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور نماز کے ذریعہ اُس کی بارگاہ میں جھکنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت بلاشبہ انسان ہی کی بھلائی کے لیے ہیں۔ ہر انسان کو اُس کے سامنے جوابدہی کے لیے حاضر ہونا ہے۔ خیر اسی میں ہے کہ انسان جوابدہی کی تیاری کے لیے اُس کی فرمانبرداری کی راہ اختیار کرے۔

آیات ۱۹ تا ۲۶

بے ضمیر انسان در حقیقت اندھا اور بہرہ ہے

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ①۹	اور برابر نہیں ہوتا اندھا اور دیکھنے والا۔
وَلَا الظُّلُمُتْ وَلَا النُّورُ ②۰	اور نہ ہی اندھیرے اور روشنی۔
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ②۱	اور نہ ہی سایہ اور دھوپ۔
وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ	اور نہ ہی برابر ہوتے ہیں زندہ لوگ اور مردے
إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ	بے شک اللہ سنا دیتا ہے جسے چاہے
وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ②۲	اور آپ نہیں ہیں سنانے والے انہیں جو قبروں میں ہیں۔
إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ②۳	آپ نہیں ہیں، مگر خبردار کرنے والے۔
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا	بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر
وَأِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ②۴	اور نہیں ہے کوئی امت مگر گزرا ہے اُس میں ایک خبردار کرنے والا۔
وَأِنْ يُكَذِّبُوكَ	اور اگر وہ جھٹلا رہے ہیں آپ کو
فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ	تو یقیناً جھٹلایا تھا انہوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے
جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ	آئے تھے اُن کے پاس اُن کے رسول واضح دلائل کے ساتھ

وَالزُّبُرِ	اور صحیفوں کے ساتھ
وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ⑤	اور روشن کتاب کے ساتھ۔
ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا	پھر میں نے پکڑ لیا اُن کو جنہوں نے کفر کیا
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ⑥	تو میرا عذاب کیسا تھا؟

ان آیات میں بے ضمیر انسانوں کی محرومی پر افسوس کا مضمون ہے۔ ایک بے ضمیر انسان اور ایک خوفِ خدا رکھنے والا انسان، اسی طرح برابر نہیں ہو سکتے جس طرح اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہوتا، اندھیرے اور روشنی یکساں نہیں ہوتے، سایہ اور دھوپ ایک جیسے نہیں ہوتے اور زندہ اور مردہ مساوی نہیں ہوتے۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ ایک بے ضمیر انسان کو نہیں جھنجھوڑ سکتے کیونکہ وہ بحیثیت انسان مردہ اور بحیثیت حیوان زندہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ اُنہیں ترغیب دے سکتے ہیں یا عذابِ الہی سے ڈرا سکتے ہیں لیکن اُنہیں زبردستی سیدھی راہ پر نہیں لا سکتے۔ اگر آج آپ ﷺ کی سیدھی سادھی اور دل میں اترنے والی باتوں کو جھٹلایا جا رہا ہے تو ماضی میں رسولوں کے ساتھ یہی کچھ ہوا ہے۔ رسول واضح دلائل پیش کرتے رہے لیکن قومیں ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتی رہیں۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو برباد کر دیا۔ آج زمین پر بسنے والوں کے لیے فلاح کی راہ یہ ہے کہ سابقہ قوموں کے انجام سے سبق حاصل کریں اور زندگی کے جملہ معاملات میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔

آیات ۲۷ تا ۲۸

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا حسین کرشمہ... کائنات کی رنگارنگی

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے نازل کیا آسمان سے پانی
فَاخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا	پھر ہم نے نکالے اُس کے ذریعے پھل مختلف ہیں جن

کے رنگ	
اور پہاڑوں میں حصے ہیں سفید اور سرخ	وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَحُمْرٌ
مختلف ہیں اُن کے رنگ	مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا
اور کچھ ہیں بالکل سیاہ کالے۔	وَعَرَابِيبٌ سُودٌ ﴿٢٤﴾
اور لوگوں میں سے	وَمِنَ النَّاسِ
اور جانداروں میں سے اور چوپایوں میں سے	وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ
اور مختلف ہیں اُن کے رنگ اسی طرح	مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ
بے شک ڈرتے ہیں اللہ سے اُس کے بندوں میں سے علماء	إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ
بے شک اللہ زبردست ہے، بہت بخشنے والا۔	إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٥﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو مختلف رنگوں سے سجا کر رونق بخشی ہے۔ اس اعتبار سے تین مثالیں دی گئی ہیں:

i۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسا یا اور اُس کے ذریعہ سے ایسے میوے اور پھل پیدا کیے جن کے رنگ مختلف ہیں اور یہ رنگ بدلتے بھی رہتے ہیں۔

ii۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے پہاڑ بنائے جو سفید، سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں یا اُس نے ان رنگوں کی مختلف تناسب میں آمیزش سے کئی طرح کے رنگ پہاڑوں کو عطا کیے ہیں۔ بعض پہاڑ مختلف رنگوں کی دھاریوں والے بھی ہوتے ہیں۔

iii۔ انسانوں اور دیگر جانداروں کے رنگ بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مچھلیاں، تتلیاں، پرندے، کیڑے اور دیگر مخلوقات اپنے مختلف رنگوں سے انسانوں کے ذوقِ نظر کو کیسی خوبصورت اور دل فریب تسکین فراہم کرتے ہیں۔

استاذ ذوق نے کیا خوب کہا ہے

گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونق چمن

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

جو سعادت مند علم حقیقت رکھتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا احساس کرتے ہوئے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا علمائے حق کی صفت ہے۔ اُس سے ڈرنا اس لیے ضروری ہے کہ کل نفع و نقصان اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب چاہے نفع روک لے اور ضرر لاحق کر دے۔ وہ گناہ گاروں کو بخشنے والا بھی ہے لیکن ایسا زبردست بھی ہے کہ جس خطا پر چاہے پکڑ بھی کر سکتا ہے۔

آیات ۲۹ تا ۳۰

ایسی تجارت جس میں نقصان ہے ہی نہیں

بے شک جو لوگ تلاوت کرتے ہیں اللہ کی کتاب کی	إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ
اور انہوں نے قائم کی نماز	وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
اور خرچ کیا اُس میں سے جو ہم نے دیا ہے انہیں راز داری سے اور اعلانیہ	وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً
وہ امید رکھتے ہیں ایسی تجارت کی جو ہر گز خسارے میں نہ جائے گی۔	يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ﴿٢٩﴾
تاکہ اللہ پورا پورا دے انہیں اُن کے اجر	لِيُؤْتِيَهُمْ أَجْرَهُمُ
اور مزید دے انہیں اپنے فضل میں سے	وَيَزِيدَهُم مِّنْ فَضْلِهِ
بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا قدر دان ہے۔	إِنَّهُ عَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾

ہر انسان نفع بخش تجارت کا خواہش مند ہوتا ہے۔ ان آیات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جو لوگ پیروی کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، نماز کے ذریعہ مسلسل اُسے یاد رکھنے کا اہتمام کرتے ہیں اور ظاہر و پوشیدہ طور پر اُس کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں، وہ درحقیقت ایک ایسی تجارت میں مال و جان کھپا رہے ہیں جس میں نقصان ہے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف انہیں اُن کی قربانیوں کا بھرپور صلہ عطا فرمائے گا بلکہ اپنے خزانہ قدرت سے مزید بھی نوازے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہے ہی بہت بخشنے والا اور بہترین قدر دان۔

آیات ۳۱ تا ۳۲

قرآن حکیم کے حوالے سے تین کردار

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ	اور اے نبی! وہ جو ہم نے وحی کی ہے آپ کی طرف کتاب میں سے
هُوَ الْحَقُّ	وہی حق ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ	تصدیق کرنے والی ہے اُس کی جو اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہے
إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾	اور بے شک اللہ اپنے بندوں سے خوب باخبر، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔
ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا	پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا انہیں جنہیں ہم نے چن لیا اپنے بندوں میں سے
فَبَيْنَهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ	تو ان میں سے کوئی ظلم کرنے والا ہے اپنی جان پر
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ	اور ان میں سے کوئی میانہ روی اختیار کرنے والا ہے

اور اُن میں سے کوئی آگے نکلنے والا ہے نیکوں میں اللہ کے حکم سے	وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ
یہی بہت بڑا فضل ہے۔	ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿۳۱﴾

اللہ تعالیٰ ان آیات میں اعلان فرما رہا ہے کہ قرآن حکیم ہی وہ واحد کتاب ہے جو مکمل طور پر حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو چن لیا، انہیں قرآن حکیم پر ایمان لانے کی توفیق بخشی اور گویا اس کتاب کے وارث ہونے کا اعزاز دیا۔ البتہ ان لوگوں میں تین کردار ہیں:

i۔ ایسے لوگ جو قرآن حکیم کی تعلیمات پر عمل سے اعراض کر رہے ہیں۔ یہ بدنصیب اپنی ہی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ یہ اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

ii۔ وہ لوگ جن کا معاملہ میانہ روی کا ہے۔ وہ قرآن کی تعلیمات پر فرائض کی ادائیگی اور حرام سے بچنے کی حد تک عمل کرتے ہیں۔ مستحبات کا اہتمام نہیں کرتے اور مکروہات میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ یہ حساب کتاب کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

iii۔ ایسے باہمت لوگ جو قرآن حکیم کے احکامات پر عمل میں عزیمت کے درجہ پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نہ صرف فرائض بلکہ مستحبات کی ادائیگی میں بھی ذوق و شوق دکھاتے ہیں۔ حرام ہی سے نہیں بلکہ مکروہات سے بھی بچنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ نیکوں میں سبقت لے جانے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ پیش کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اُن سب پر ہے جنہیں اُس نے اپنی کتاب کا وارث بنایا۔ البتہ فضل کبیر اُن پر ہے جو تیسرا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی توفیق سے تیسرا طرز عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۳ تا ۳۵

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے لیے انعام

جَنَّتٌ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا	رہنے والے باغات! اللہ کے محبوب بندے داخل ہوں اُن میں
يُحَلَوْنَ فِيهَا مِنْ اَسْوَدَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا	اُنہیں پہنائے جائیں گے وہاں کنگن سونے کے اور موتی
وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾	اور اُن کا لباس ہوگا وہاں ریشمی۔
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ	اور وہ کہیں گے کل شکر اللہ کے لیے ہے جس نے دور کر دیا ہم سے غم
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾	بے شک ہمارا رب بہت بخشنے والا ہے، بڑا قدر دان ہے۔
الَّذِي اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ	جس نے بسایا ہمیں ہمیشہ رہنے والے گھر میں اپنے فضل سے
لَا يَسُنَا فِيهَا نَصَبٌ	نہیں پہنچتی ہمیں یہاں کوئی تکلیف
وَلَا يَسُنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾	اور نہ ہی پہنچتی ہے ہمیں یہاں کوئی تھکاوٹ۔

اللہ تعالیٰ اپنے چنے ہوئے بندوں کو جنت کے حسین باغات عطا فرمائے گا۔ ان باغات میں اُن کی عزت افزائی سونے کے کنگن اور شاندار موتیوں کے ہار پہنا کر کی جائے گی۔ اُنہیں ریشم کے نفیس لباس پہنائے جائیں گے۔ وہ جذباتِ شکر کے ساتھ پکاراٹھیں گے کہ کل شکر اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے ہمیں ہر دکھ اور غم سے نجات عطا فرمادی۔ ہمیں اپنے فضل سے ایسا گھر ہمیشہ کے لیے عطا کر دیا جہاں کوئی تکلیف نہیں۔ یہاں ہمیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا پڑتا جس کے انجام دینے میں مشقت پیش آئے اور جس سے فارغ ہو کر

ہم تھک جائیں۔ بلاشبہ ہمارا رب بہت ہی درگزر کرنے والا اور نیکیوں کا انتہائی قدردان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۳۷

کفر کرنے والوں کا حسرتناک انجام

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ	اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُن کے لیے جہنم کی آگ ہے
لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فِيمَوتُوا	نہ اُن کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں
وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا	اور نہ ہی ہلکا کیا جائے گا اُن سے اُس کا کچھ عذاب
كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُوْرٍ ۝۳۶	ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ہر ناشکرے کو۔
وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا	اور وہ چلائیں گے اُس میں
رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ	اے ہمارے رب! ہمیں نکال لے، ہم عمل کریں گے اچھا برخلاف اُس کے جو ہم کیا کرتے تھے
اَوْ لَمْ نَعْبُدْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرْ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرْ	(فرمائے گا اللہ) اور کیا ہم نے اتنی عمر نہیں دی تھی تمہیں کہ نصیحت حاصل کر لیتا اُس میں جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا
وَجَاءَكُمْ التَّنْذِيْرُ	اور آیا تھا تمہارے پاس خبردار کرنے والا
فَذُوقُوا	تو چکھو (عذاب)
فَبَا لِلظٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرِ ۝۳۷	پس نہیں ہے ظالموں کا کوئی مددگار۔

یہ آیات خبردار کر رہی ہیں کہ کفر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ وہاں انہیں ہمیشہ ہمیش شدت کی آگ میں جلنا ہے۔ نہ آگ کی شدت میں کمی کی جائے گی اور نہ ہی موت آکر انہیں عذاب سے آزاد کرے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے التجا کریں گے کہ ہمیں دنیا میں دوبارہ بھیج دے تاکہ ہم اپنی بد عملیوں کی تلافی کر سکیں۔ جواب میں ارشاد ہو گا کہ میں نے تمہیں دنیا میں اتنی عمر دی تھی کہ تم اپنی اصلاح کر سکتے تھے۔ تمہارے پاس خبردار کرنے والے بھی آئے تھے لیکن تم نے ان کی دعوت کو نظر انداز کر دیا۔ اب اپنے کیے کا مزہ چکھو۔ اب کوئی تمہارا مددگار نہیں آئے گا۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... اے اللہ محفوظ فرما ہمیں جہنم کی آگ سے۔ آمین!

آیات ۳۸ تا ۳۹

گھائے کا سودا امت کرو

بے شک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کے راز	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
بے شک وہ خوب جاننے والا ہے سینوں کی باتوں کو۔	اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذٰتِ الصُّدُوْرِ ۝۳۸
وہی ہے جس نے بنایا تمہیں خلیفہ زمین میں	هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خٰلِفَیْنِ فِی الْاَرْضِ
پھر جس نے کفر کیا تو اُسی پر ہے اُس کا کفر (یعنی وبال)	فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ
اور اضافہ نہیں کرے گا کافروں کے لیے اُن کا کفر اُن کے رب کے ہاں مگر بیزاری کا	وَلَا يَزِيْدُ الْكَافِرِيْنَ كُفْرَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا
اور اضافہ نہیں کرے گا کافروں کے لیے اُن کا کفر مگر گھائے کا۔	وَلَا يَزِيْدُ الْكَافِرِيْنَ كُفْرَهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝۳۹

ان آیات میں واضح کیا گیا کہ کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ اپنی اس کائنات کے ہر راز سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انسانوں کے سینوں میں کیا ارادے اور راز پوشیدہ ہیں۔ اُسی نے کائنات میں انسانوں کو خلافت یعنی عارضی اختیار دیا ہے۔ ایسے لوگ بد بخت ہیں جو اُس

کے دیے ہوئے اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ اس طرزِ عمل سے وہ اُس کے غضب کو بھڑکار رہے ہیں اور درحقیقت اپنے لیے ہی گھائے کا سودا کر رہے ہیں۔

آیات ۴۰ تا ۴۱

خود ساختہ معبودوں نے کیا تخلیق کیا ہے؟

اے نبی! فرمائیے کیا تم نے دیکھے ہیں اپنے وہ شریک جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا	قُلْ اَرَاَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
دکھاؤ مجھے کیا کچھ بنایا ہے انہوں نے زمین میں	اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
یا اُن کا کوئی حصہ ہے آسمانوں میں	اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى السَّمٰوٰتِ
کیا ہم نے دی ہے انہیں کوئی کتاب تو وہ کسی واضح دلیل پر ہیں اُس میں سے	اَمْ اَتَيْنَهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنٰتٍ مِّنْهُ
بلکہ نہیں وعدے کرتے ظالم ایک دوسرے سے مگر دھوکے کے۔	بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾
بے شک اللہ تھامے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ کہیں ہٹ نہ جائیں (اپنے مدار سے)	اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا
اور اگر وہ ہٹ گئے نہیں تھام سکے گا اُن دونوں کو کوئی بھی اُس کے بعد	وَلَیْنِ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ
بے شک وہ بڑے تحمل والا بہت بخشنے والا ہے۔	اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

یہ آیات شرک کرنے والوں کو لکار کر پوچھ رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کا کیا جواز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اتنی بڑی کائنات بنائی ہے بتاؤ تمہارے معبودوں نے زمین یا آسمانوں میں کیا شے تخلیق کی ہے؟ کیا نظام کائنات چلانے میں اُن کا کوئی کردار ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے کسی کتاب میں بتایا ہے کہ میرے ساتھ کچھ اور معبود بھی شراکت دار ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ شرک کا جرم بے بنیاد اور جھوٹ کا مظہر ہے۔ شرک کی پٹیاں پڑھانے والے، لوگوں کو مشکل کشائی اور شفاعت باطلہ کے سبز باغ دکھا کر فریب دے رہے ہیں۔ انہیں بہکار ہے ہیں کہ فلاں فلاں ہستیوں کے دامن تھام لو۔ وہ دنیا میں تمہارے سارے کام کرا دیں گے اور آخرت میں اللہ سے تمہارے تمام گناہ بخشوا لیں گے۔ اُن کے اس جرم پر آسمان پھٹ پڑنے اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور تحمل ہے کہ اُس نے زمین و آسمانوں کو تھاما ہوا ہے اور شرک کرنے والوں کو توبہ کرنے کی مہلت دے رہا ہے۔

آیات ۴۲ تا ۴۳ مشرکین مکہ کی محرومی

اور وہ قسمیں کھاتے تھے اللہ کی بڑی تاکید کے ساتھ	وَ اَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
اگر آجاتا اُن کے پاس کوئی خبردار کرنے والا	لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ
تو وہ ضرور ہوتے زیادہ ہدایت پر تمام امتوں میں سے کسی بھی ایک سے	لَيَكُونَنَّ اٰهْدٰى مِنْ اِحْدٰى الْاُمَمِ
جب اُن کے پاس آگئے ہیں خبردار کرنے والے	فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ
نہیں بڑھایا اس نے انہیں مگر نفرت کرنے میں۔	مَا زَادَهُمْ اِلَّا نِفُورًا ۝۲۲
بڑا بننے کے لیے زمین میں	اِسْتَكْبَارًا فِي الْاَرْضِ

وَمَكَرَ السَّيِّئُ	سازش کرنے کے لیے برائی کی
وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ	اور نہیں گھیرتی برائی کی سازش مگر اپنے کرنے والے کو
فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ	پس وہ انتظار نہیں کر رہے مگر پہلوں کے ساتھ ہونے والے دستور کا
فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا	تو تم ہر گز نہیں پاؤ گے اللہ کے دستور کو بدلتا ہوا
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿۴۳﴾	اور تم ہر گز نہیں پاؤ گے اللہ کے دستور کو ٹلتا ہوا۔

یہ آیات مشرکین مکہ کی محرومی کا ذکر کر رہی ہیں۔ وہ دعویٰ کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی رسول آیا تو ہم یہودیوں اور عیسائیوں کا سا طرزِ عمل اختیار نہیں کریں گے بلکہ پاکیزہ کردار کی اعلیٰ مثال پیش کریں گے۔ البتہ جب اُن کے پاس اللہ کے رسول ﷺ آگئے تو اُن کا غرور، مفاد پرستی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی جیسے جرائمِ حق کو قبول کرنے میں رکاوٹ بن گئے۔ اُن کی سرکشی میں اضافہ ہو گیا اور وہ تکبر کی آخری حدوں کو پہنچ گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کرنے لگے۔ وہ جان لیں کہ ان سازشوں کا نقصان اُن ہی کو ہو گا۔ ماضی میں بھی سرکش قوموں کا برا انجام ہوا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا دستور ہے جو نہ بدل سکتا ہے اور نہ ہی ٹل سکتا ہے۔

آیات ۴۴ تا ۴۵

اللہ تعالیٰ کو کوئی بے بس نہیں کر سکتا

أَوْ لَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ	تو کیا وہ نہیں چلے پھرے زمین میں
فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ	پس دیکھتے کہ کیسا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے
وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً	اور وہ تھے زیادہ سخت ان سے قوت میں

اور نہیں ہے اللہ ایسا کہ بے بس کر دے اُسے کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں	وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ
بے شک وہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر قادر ہے۔	إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿۳۳﴾
اور اگر پکڑ لے اللہ لوگوں کو اُس وجہ سے جو انہوں نے کھائی کی	وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا
تو نہ چھوڑے زمین کی پشت پر کوئی جاندار	مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ
اور لیکن وہ مہلت دیتا ہے انہیں ایک وقت مقررہ تک	وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
پھر جب آجاتا ہے اُن کا وقت	فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
تو بے شک اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔	فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿۳۵﴾

ان آیات میں نافرمانوں کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ وہ سابقہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ وہ تو میں جسمانی قوت، مال و اسباب اور علم و ہنر میں کہیں آگے تھیں۔ انہیں اپنی شان و شوکت پر ناز تھا۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آئی تو انہیں پناہ کا کوئی ٹھکانہ نہ ملا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ انسانوں کو اُن کے جرائم کی فوری سزا نہیں دیتا۔ اگر وہ انسانوں کی گناہوں پر فوری پکڑ کر لے تو زمین میں کوئی جاندار باقی نہ رہے۔ انسانوں کے علاوہ دیگر جاندار تو ہیں ہی انسانوں کی خدمت کے لیے۔ انسان مٹ جاتے تو پھر اُن کی بھی ضرورت نہ رہتی۔ وہ گناہوں پر فوری پکڑ کے بجائے مہلت دیتا ہے۔ البتہ جب مہلت ختم ہو جاتی ہے تو پھر وہ بندوں کو دیکھ لیتا ہے یعنی انہیں اُن کے جرائم کی سزا دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے۔ آمین !

سورہ یاسین

قرآن حکیم کا دل

نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک مبارک ارشاد میں اس سورہ مبارکہ کو قرآن حکیم کا دل قرار دیا:

وَلَيْسَ قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْنُتُهَا رَجُلٌ يُبْدِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَالْإِخْرَاقَ الْأَغْفِرُ لَهُ وَأَقْرَهُ وَهَاعَلَى مَوْتَاكُمْ

(مسند احمد)

"اور سورہ یاسین قرآن کا دل ہے۔ جو شخص اللہ کی رضا اور آخرت کے اجر کے لیے اس کی تلاوت کرتا ہے اُس کی بخشش کر دی جاتی ہے اور اسے اپنے مرنے والوں پر پڑھا کرو۔"

جس طرح دل کی دھڑکن سے انسان کے جسم میں خون گردش کرتا ہے اسی طرح اس سورہ مبارکہ کے مضامین کا زور بیان انسان کی روح میں حرکت اور جذبہ عمل میں جوش پیدا کرتا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

آیات ۳۲ تا ۳۳ ایمان بالرسالت

آیات ۵۰ تا ۵۳ توحید باری تعالیٰ

آیات ۸۳ تا ۸۵ ایمان بالآخرت

آیات ۶ تا ۶

حکمت بھرا قرآن آپ ﷺ کی رسالت پر گواہ ہے

یس ①	یا۔ سین۔
وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ②	اور قسم ہے حکمت بھرے قرآن کی۔

بے شک اے نبی! یقیناً آپ رسولوں میں سے ہیں۔	إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ①
سیدھے راستے پر ہیں۔	عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ②
نازل کیا گیا ہے (قرآن) بہت زبردست، ہمیشہ رحم کرنے والے کی طرف سے۔	تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ③
تاکہ آپ خبردار کریں اُس قوم کو، نہیں خبردار کیا گیا جن کے باپ دادا کو	لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ
تو وہ بے خبر ہیں۔	فَهُمْ غَفُلُونَ ④

قرآن حکیم ایسا حکمت بھرا کلام ہے جس کی نظیر پیش کرنا کسی انسان کے لیے ممکن ہی نہیں۔ آپ ﷺ کی زبان سے اس عظیم کلام کا جاری ہونا واضح ثبوت ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور بالکل سیدھی راہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس لیے بھیجا ہے کہ آپ ﷺ ایک ایسی قوم کو بنفس نفیس آخرت کے حساب کتاب کے حوالے سے خبردار کر دیں جس کے پاس سیدنا اسماعیلؑ کے بعد ڈھائی ہزار برس سے کوئی رسول نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قوم غافل ہے اور اُسے غفلت سے نکالنا ایک بہت بڑی رحمت ہے۔ اس رحمت کا ظہور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی صورت میں واقع ہوا ہے۔

آیات ۷ تا ۱۰

مشرکین مکہ ایمان نہیں لائیں گے

یقیناً حق ثابت ہو چکی ہے یہ بات اُن میں سے اکثر پر	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ
سو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔	فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ⑤
بے شک ہم نے ڈال دیئے ہیں اُن کی گردنوں میں طوق	إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا

فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ	تو وہ ہیں ٹھوڑیوں تک
فَهُمْ مُّقْبَحُونَ ⑧	تو اُن کے سراپر اُٹھے ہوئے ہیں۔
وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا	اور ہم نے کر دی ہے اُن کے آگے ایک دیوار
وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا	اور اُن کے پیچھے ایک دیوار
فَاغْشَيْنَاهُمْ	پس ہم نے ڈھانپ دیا ہے اُنہیں
فَهُمْ لَا يَبْصُرُونَ ⑨	تو وہ نہیں دیکھ رہے ہیں۔
وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ	برابر ہے اُن پر
ءَاَنْذَرْتَهُمْ	چاہے آپ خبردار کریں اُنہیں
أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ	یا خبردار نہ کریں اُنہیں
لَا يُؤْمِنُونَ ⑩	وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی دلجوئی کا مضمون ارشاد فرمایا ہے۔ اطمینان دلایا گیا کہ آپ ﷺ بڑی دل سوزی سے مکہ والوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہے ہیں لیکن اُن میں سے اکثر ایمان نہیں لائیں گے۔ وہ تکبر کی اُس آخری حد کو پہنچ گئے ہیں جس کی وجہ سے اُن کے سراپے اکڑ گئے ہیں کہ اب جھکنے کا امکان ہی نہیں۔ اُن کے سامنے موجود وقتی مفادات اور اُن کے پیچھے آباء پرستی کے تصورات وہ رکاوٹیں ہیں جو اُنہیں حق قبول کرنے سے محروم کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ اُنہیں سمجھائیں یا نہ سمجھائیں وہ ماننے والے نہیں

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

آیات ۱۱ تا ۱۲ ہدایت کسے ملتی ہے؟

اے نبی! بے شک آپ تو خبردار کر سکتے ہیں اُسے جو پیروی کرے نصیحت کی	إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ
اور جو ڈرے رحمن سے بن دیکھے	وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ
تو بشارت دیجئے اُسے بخشش کی اور عزت والے اجر کی۔	فَبَشِّرْهُ بِغُفْرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ⑪
بے شک ہم ہی زندہ کریں گے مردوں کو	إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ
اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل) انہوں نے آگے بھیجا اور ان کے (پیچھے چھوڑے ہوئے) اثرات کو	وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ
اور جو بھی چیز ہے ہم نے شمار کر لیا ہے اُسے ایک واضح کتاب میں۔	وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ⑫

یہ آیات ایک اہم حقیقت سے آگاہ کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات سے ہدایت وہی حاصل کرے گا جس کی نیت میں حق کی پیروی ہو۔ ایسے لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزتے ہیں اور حق سامنے آتے ہی نہ صرف اُسے قبول کرتے ہیں بلکہ اُسے جاری و ساری کرنے کے لیے سرگرم ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور عزت و اکرام والا اجر بھی۔ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں جملہ مخلوقات کی زندگی اور موت ہے۔ ایک انسان کیا عمل آگے بھیج رہا ہے اور عمل کے کیسے اثرات دنیا میں چھوڑ رہا ہے، سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ روزِ قیامت وہ ہر انسان کے معاملات کا فیصلہ اپنے اسی علم کی بنیاد پر کرے گا۔

آیات ۱۳ تا ۱۹ ماضی کی سبق آموز داستان

وَاصْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ	اے نبی! بیان کیجیے ان کے لیے مثال بستی والوں کی
إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾	جب آئے بستی میں رسول۔
إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ	جب ہم نے بھیجا ان کی طرف دو رسولوں کو
فَكَذَّبُوهُمَا	تو انہوں نے جھٹلایا ان دونوں کو
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ	پھر ہم نے تقویت دی تیسرے رسول کے ساتھ
فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ﴿١٤﴾	سو انہوں نے فرمایا بے شک ہم تمہاری طرف رسول ہیں۔
قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا	کہا بستی والوں نے تم نہیں ہو مگر انسان ہمارے جیسے
وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ	اور نہیں نازل کی رحمن نے کوئی چیز
إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾	تم اور کچھ نہیں مگر جھوٹ بول رہے ہو۔
قَالُوا رَبَّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾	فرمایا رسولوں نے ہمارا رب جانتا ہے بے شک ہم تمہاری طرف یقیناً رسول ہیں۔
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٧﴾	اور ہمارے ذمہ نہیں ہے مگر صاف صاف پہنچا دینا۔
قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ	کہا بستی والوں نے بے شک ہم نا مبارک دیکھتے ہیں تمہیں

اگر تم باز نہ آئے تو ہم ضرور سنگسار کر دیں گے تمہیں	لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجِمَنَّكُمْ
اور ضرور پہنچے گا تمہیں ہماری طرف سے درد ناک عذاب۔	وَلَيَسَّيَنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۱۸
فرمایا رسولوں نے تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے	قَالُوا طَائِفُكُمْ مَعَكُمْ
کیا اس لیے (ہے تمہارا انکار) کہ تمہیں نصیحت کی گئی	أَيْنَ ذُكِّرْتُمْ
بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔	بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۱۹

اللہ تعالیٰ نے ایک بستی میں دو رسول بھیجے۔ بستی والوں نے اُن کی دعوت کو جھٹلایا تو اُس نے اُن کی مدد کے لیے ایک اور رسول بھیج دیا۔ قوموں نے رسولوں کی رسالت کا یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تم سب ہماری طرح کے انسان ہو اور اللہ نے تم پر کچھ بھی نازل نہیں کیا۔ تم لوگ رسالت کے جھوٹے دعوے کر رہے ہو۔ رسولوں نے اُنہیں یقین دلایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ البتہ ہماری ذمہ داری تم سے حق کو قبول کروانا نہیں بلکہ اُسے تم تک صاف صاف پہنچا دینا ہے۔ قوموں نے گستاخی کی کہ تمہاری آمد کے بعد ہم پر مصائب آرہے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سخت سزا دیں گے یا پتھر مار مار کر سنگسار کر دیں گے۔ رسولوں نے جواب دیا کہ تم پر مصائب تمہارے گناہوں کی وجہ سے آرہے ہیں۔ تم محض اس لیے ہماری مخالفت کر رہے ہو کہ ہم نے تمہارے عقائد و اعمال کی خرابی کو واضح کر کے تمہیں اصلاح کی دعوت دی ہے۔

آیات ۲۰ تا ۲۵

ایک مردِ مومن کا اعلانِ حق

اور آیا شہر کے دور والے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا	وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى
اُس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! پیروی کرو رسولوں کی۔	قَالَ يَقُومِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۲۰

اَتَّبِعُوا	پیروی کرو اُن کی
مَنْ لَا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا	جو نہیں مانگتے تم سے کوئی اجر
وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٢١﴾	اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔
وَمَا لِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي	اور مجھے کیا ہے کہ میں عبادت نہ کروں اُس کی جس نے پیدا کیا مجھے
وَالِيهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾	اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔
اَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ اِلَهَةً	کیا میں بنا لوں اُس کے سوا ایسے معبود
اِنْ يُرِدِنَ الرَّحْمَنُ بَضِيًّا	کہ اگر ارادہ کرے میرے بارے میں رحمان کسی نقصان کا
لَا تَغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا	نہ فائدہ پہنچائے مجھے اُن کی سفارش کچھ بھی
وَلَا يُنْقِذُونِ ﴿٢٣﴾	اور نہ ہی وہ چھڑا سکیں مجھے۔
اِنِّیْ اِذَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٤﴾	بے شک میں تو اُس وقت یقیناً کھلی گمراہی میں ہوں گا
اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ	بے شک میں ایمان لے آیا ہوں تمہارے رب پر
فَاَسْبَحُوْا ﴿٢٥﴾	تم سن لو مجھ سے۔

رسولوں کی دعوت کے جواب میں بستی والے گستاخیوں اور دشمنی کی انتہا کو پہنچ گئے اور قریب تھا کہ وہ رسولوں کے خلاف کوئی مجرمانہ قدم اٹھانے کی کوشش کرتے۔ ایسے میں بستی والوں میں سے ایک مرد مومن بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا آیا۔ اُس نے قوم کو یاد دلایا کہ اللہ کے رسول ایسے پاکباز بندے ہیں جو تم سے کوئی نذرانہ یا بدلہ نہیں مانگ رہے۔ اُن کے سیرت و کردار میں

کوئی قول و فعل کا تضاد نہیں۔ حق پرستی کا تقاضا ہے کہ ہم ان کی پیروی کریں۔ اُن کی پیروی کرتے ہوئے صرف اور صرف اُس ذات کی بندگی کریں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جس کی بارگاہ میں ہمیں روزِ قیامت پیش ہونا ہے۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسے معبودوں کی پوجا کریں جو کسی مشکل میں ہمارے کچھ بھی کام نہ آسکیں۔ ایسے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا پرلے درجے کی ناانصافی اور گمراہی ہے۔ تم سب سن لو اور گواہ رہنا کہ میں اللہ سبحانہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوں جو میرا ہی نہیں تم سب کا بھی حقیقی مالک اور پروردگار ہے۔

آیات ۲۶ تا ۲۹

شہید براہِ راست جنت میں جاتا ہے

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ	کہا گیا بندہٴ مومن سے داخل ہو جاؤ جنت میں
قَالَ يَلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾	اُس نے کہا اے کاش! میری قوم جان لے۔
بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي	اس بات کو کہ بخش دیا مجھے میرے رب نے
وَجَعَلَنِي مِنَ الْمَكْرُمِينَ ﴿٢٧﴾	اور شامل کر دیا مجھے باعزت لوگوں میں۔
وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاءِ	اور ہم نے نازل نہیں کیا اُس کی قوم پر اُس کے بعد کوئی لشکر آسمان سے
وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿٢٨﴾	اور نہ ہم نازل کرنے والے تھے۔
إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً	وہ نہیں تھی مگر ایک ہی چیخ
فَإِذَا هُمْ خُمُودُونَ ﴿٢٩﴾	تو یکایک وہ بجھے ہوئے تھے۔

بد نصیب بستی والوں نے مردِ مومن کو شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر اُس بندہ کو جنت میں عزت والا مقام عطا فرمادیا۔ بندہ نے حسرت سے کہا کہ کاش میری قوم جان لیتی کہ اللہ تعالیٰ نے حق کی پیروی کا کیا انعام دیا ہے۔ میرے گناہ معاف فرمادیے ہیں اور جنت میں میرا اعزاز و اکرام فرمایا ہے۔ ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے مولانا مودودی بندہ مومن کی تحسین ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"یہ اُس مردِ مومن کے کمالِ اخلاق کا ایک نمونہ ہے۔ جن لوگوں نے اُسے ابھی ابھی قتل کیا تھا اُن کے خلاف کوئی غصہ اور جذبہ انتقام اُس کے دل میں نہ تھا کہ وہ اللہ سے اُن کے حق میں بد دعا کرتا۔ اس کے بجائے وہ اب بھی اُن کی خیر خواہی کیے جا رہا تھا۔ مرنے کے بعد اُس کے دل میں اگر کوئی تمنا پیدا ہوئی تو وہ بس یہ تھی کہ کاش میری قوم میرے اس انجام نیک سے باخبر ہو جائے اور میری زندگی سے نہیں تو میری موت ہی سے سبق لے کر راہِ راست اختیار کر لے۔ وہ شریف انسان اپنے قاتلوں کے لیے بھی جہنم نہ چاہتا تھا بلکہ یہ چاہتا تھا کہ وہ ایمان لا کر جنت کے مستحق بنیں۔ اسی کی تعریف کرتے ہوئے حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ نَصَحَ قَوْمَهُ حَيًّا وَ مَيِّتًا، اُس شخص نے جیتے جی بھی اپنی قوم کی خیر خواہی کی اور مر کر بھی"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُس بندہ مومن کی طرح شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین! بستی والوں کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے مجرمانہ فعل کی سزا دی۔ اللہ تعالیٰ کو کسی قوم کے خلاف اقدام کے لیے نہ کوئی تیاری کرنی پڑتی ہے اور نہ لشکر بھیجنا پڑتا ہے۔ بس ایک زوردار دھماکے سے پوری بستی کو ملیا میٹ کر دیا گیا۔ وہی لوگ جو کچھ دیر پہلے مخالفت میں بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح جوش و خروش دکھا رہے تھے، اب جلی ہوئی راکھ کی طرح بجھ کر خاموش ہو گئے۔

آیات ۳۰ تا ۳۲

افسوس ہے انسانوں کی اکثریت پر

يَحْسِرَةً عَلَى الْعِبَادِ	ہائے افسوس ہے بندوں پر!
مَا يَأْتِيهِمْ مِّن رَّسُولٍ	نہیں آتا رہا اُن کے پاس کوئی رسول

مگر وہ اُس کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے۔	إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٦﴾
کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ہلاک کیا اُن سے پہلے کتنی ہی قوموں کو	أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ
کہ وہ اُن کی طرف لوٹ کر نہیں آتے اور نہیں ہیں وہ سب مگر اکٹھے ہمارے پاس حاضر کیے جانے والے۔	أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣٧﴾

ان آیات میں ہلاک ہونے والی قوموں کی روش پر افسوس کیا جا رہا ہے۔ ان قوموں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا مذاق اڑایا اور اُن کی دعوت کو تکبر سے جھٹلادیا۔ کاش وہ ماضی میں تباہ ہونے والی قوموں کی مثالوں سے عبرت حاصل کرتے۔ سرکش لوگ ایسے مٹے کہ اُن کا کہیں نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ دنیا میں آج کوئی اُن کا نام لیوا نہیں۔ اُن کی تہذیب و تمدن ہی کا نہیں، اُن کی نسلوں کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ پھر معاملہ صرف دنیا کے عذاب تک محدود نہیں، اُن سب کو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ وہاں اُن کے حق میں ایک ایسے عذاب کا فیصلہ ہوگا جو نہ صرف زیادہ شدید ہوگا بلکہ دائمی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین!
